Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 36

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

18 شوال 1433 ہجری قمری 6 تبوک 1391 ہش 6 ستمبر 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اسرائیل اور کینیڈا کے وزراءِ اعظم اور ایران وامریکہ کے صدران کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطوط

مَیں آپ سے اس مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔

عالمی لیڈروں کو دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے اور دوسروں پر بزور بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تأثر ختم کرنا چاہئے۔ اور اس کی بجائے امن وانصاف کے قیام اور اس کی ترویج کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہونا چاہئے۔

ہم احمدیوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور دنیا سے ہر قسم کے ظلم وزیادتی کو مٹا کر امن و انصاف کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ اس عظیم الشان جہاد کا آغاز ہوا اور آپؑ کے بعد آپؑ کے مقدس خلفاء اسی جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔

امن عالم کی موجودہ بگڑتی ہوئی صورتحال میں جس میں ایک مہیب عالمی جنگ کے خطرات نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہے ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کے اہم رہنماؤں کو خصوصیت کے ساتھ جنگ سے گریز اور ڈائیلاگ کے ذریعہ امن وانصاف کے قیام کے لئے کوششوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے اسرائیل اور کینیڈا کے وزراء اعظم اور ایران اور امریکہ کے صدران کو خطوط تحریر فرمائے۔ خطوط کے اصل انگریزی متن کیلئے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا اپریل 2012ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔ ذیل میں ان خطوط کا اُردو میں مفہوم ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن
SW18 5QL یوکے
26 فروری 2012ء

عزت مآب مسٹر بنیامین نیتن یاہو۔
وزیر اعظم اسرائیل یروشلم

محترم وزیر اعظم صاحب!

مَیں نے حال ہی میں اسرائیل کے صدر عزت مآب شمعون پیریز کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں دنیا میں تازہ رونما ہونے والے خطرناک حالات کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں تیزی سے تبدیل ہوتے ہوئے منظرنامے کی اساس پر میں نے ضروری خیال کیا ہے کہ آپ تک بھی اپنا پیغام پہنچاؤں کیونکہ آپ اپنے ملک کی حکومت کے سربراہ ہیں۔

آپ کی قوم کی تاریخ انبیاء اور وحی الٰہی سے گُندھی ہوئی ہے۔ بلاشبہ انبیاء بنی اسرائیل آپ کی قوم کے مستقبل کے متعلق نہایت واشگاف الفاظ میں پیشگوئیاں کر چکے ہیں۔ اور انبیاء کی تعلیمات سے منافی افعال کرنے اور پیشگوئیوں کی بے قدری کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل تکالیف اور مصیبتیں بھی جھیل چکے ہیں۔ اگر آپ کی قوم کے سربراہان انبیاء کے مکمل اطاعت گزار رہتے تو وہ ضرور بے شمار مصائب اور تکالیف سے محفوظ رکھے جاتے۔ اس بنا پر آپ کی ذمہ داری دوسروں سے کئی لحاظ سے زیادہ بنتی ہے کہ آپ پیشگوئیوں پر کان دھریں اور انبیاء کے احکامات کی تعمیل کریں۔

مَیں آپ سے مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کی حیثیت سے مخاطب ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔ اور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشابہت پر ''رَحۡمَۃٌ لِّلۡعَالَمِیۡن'' بنا کر مبعوث کیا گیا تھا۔ (عہدنامہ قدیم۔ استثناء کی کتاب باب 18 آیت 18) اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ آپ کو خدا کا پیغام پہنچاؤں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھرتے ہیں اور درست راستہ پانے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، وہ راستہ جو آسمانوں اور زمین کے مالک، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے عین مطابق ہے۔

آج کل ہم خبروں میں سن رہے ہیں کہ آپ ایران پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں یعنی ''عالمی جنگ'' کے مہیب سائے منڈلا رہے ہیں۔ پچھلی عالمی جنگ میں جہاں لاکھوں لاکھ دوسرے لوگ لقمہ اجل بنے وہاں ہزاروں یہودی بھی کام آئے۔ اپنے ملک کے وزیر اعظم ہونے کے ناطے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی قوم کی جانوں کی حفاظت کریں۔ عالمی منظر نامہ صاف بتا رہا ہے کہ اب اگلی عالمی جنگ محض دوملکوں کی لڑائی نہیں ہوگی بلکہ ملکوں کے بلاک بن کر سامنے آئیں گے۔ عالمی جنگ چھڑنے کا خطرہ نہایت سنجیدگی سے سامنے آرہا ہے جس سے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی جانوں کا ضیاع خارج از امکان نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسی جنگ بھڑکی تو یہ انسانی جانوں کے تلف ہونے کا سلسلہ در سلسلہ نظارہ ہوگا۔ اور اپاہج یا معذوری کے ساتھ پیدا ہونے والی آئندہ نسلیں بھی اس جنگ کا خمیازہ بھگتیں گی کیونکہ یہ سب کو نظر آرہا ہے کہ اگلی جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔

پس میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانے پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکن کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی نزاعوں کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اپنائیں تاکہ ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں جسمانی معذوری اور خرابیاں ہی ''تحفے'' میں دینے والے بن جائیں۔

مَیں اپنی معروضات کی وضاحت میں آپ کی اپنی تعلیمات سے درج ذیل حوالے پیش کروں گا۔

پہلا اقتباس زبور سے ہے:

''بدکرداروں کے باعث پریشان نہ ہو اور خطاکاروں پر رشک نہ کر۔ کیونکہ وہ گھاس کی مانند جلد مرجھا جائیں گے، اور ہرے پودوں کی طرح جلد پژمردہ ہو جائیں گے۔ خداوند پر بھروسہ رکھ اور نیکی کر؛ ملک میں آباد رہ اور محفوظ چراگاہ کا لطف اٹھا۔ خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیری دلی مرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند کے سپرد کر؛ اس پر اعتقاد رکھ اور وہی سب کچھ کرے گا۔ وہ تیری راستبازی کو سحر کی طرح اور تیرے حق وانصاف کو دوپہر کی دھوپ کی مانند روشن کرے گا۔ خداوند کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ اور صبر سے اس کی آس

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خیر اُمت کی موجودہ ابتر حالت اور اس کا حل

قسط : ۴

گزشتہ گفتگو میں سیدنا حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دین اسلام کے لئے کئے جانے والے عظیم کاموں کا مختصر ذکر کیا گیا تھا۔ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے اتنے کارنامے ہیں کہ اُن سب کا تفصیلی احاطہ ممکن نہیں ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی ابتر حالت کی بہتری کیلئے اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے جو سامان پیدا کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل: تبلیغ اسلام: اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا کام جو صدیوں سے بند ہو چکا تھا اُسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے از سر نو شروع کیا۔ اس سے قبل زیادہ تر مسلمان آپسی تکفیر اور فتویٰ بازی میں مشغول و مصروف تھے غیروں کی طرف سے اسلام پر شدید حملے ہو رہے تھے مگر بجائے مسلمان اُس کا جواب دینے کے پسپا ہو کر بھاگ رہے تھے۔ ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اور دیگر مذاہب اختیار کر چکے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان حالات کا جائزہ لیا اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی طرف توجہ شروع کی۔ آپ نے نہ صرف عیسائی منادوں کے دلائل اور الزامات کا جواب دیا بلکہ اُن سے تحریری مباحثات کئے اور اسلام کی فوقیت اور برتری کو اُن کی کتب سے ثابت کیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ ''جنگ مقدس'' جو جون ۱۸۹۳ میں بمقام امرتسر پنجاب میں ہوا مشہور ہے جس میں آپ نے مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر عبد اللہ آتھم صاحب کے الزامات کے جوابات دیئے۔

دوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے برصغیر سے باہر نکل کر دیگر ممالک میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ پہلے خطوط اور پھر اشتہارات کے ذریعہ آپ نے یورپ کے لوگوں کو اسلام کے مقابلہ کی دعوت دی اور بتایا کہ اسلام کے محاسن تمام دیگر مذاہب سے بڑھ کر ہیں اگر کسی مذہب میں ہمت ہے تو مقابلہ کرے۔ مشہور امریکن مسلم مشنری مسٹر الیگزینڈر رویب صاحب آپؑ کی تحریرات سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے نہ صرف عوام الناس اور علما کے مشہور و معروف اسکالر کو دعوت اسلام دی بلکہ آپ نے اُس وقت کی سلطنت برطانیہ کی ملکہ، ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام کی۔ اور اسلام کے محاسن پیش کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ اس غرض کیلئے خاص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب تحریر فرمائی۔ جس کا نام ''تحفہ قیصریہ'' ہے۔ اس کتاب میں آپ نے عقیدہ تثلیث کی قباحت کا ذکر کرتے ہوئے ملکہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اے ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت میں صد سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کے چھوڑنے کیلئے کوشش کر''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۳ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵)

اسی طرح آپ نے خدا کے حضور ملکہ کے انجام بخیر ہونے کی دعا ان الفاظ میں فرمائی ''اے قادر توانا ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کر کے ایک اور دعا کیلئے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اس کا خاتمہ کر''۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۳۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کی تڑپ اپنی جماعت ''احمدیہ مسلم جماعت'' میں بھی پیدا کی۔ اور اسی کاوش اور جوش و جنون کا نتیجہ ہے کہ آج احمدیہ مسلم جماعت اسلام کی اشاعت دنیا کے ۲۰۰ ممالک میں فعال طور پر کر رہی ہے۔ جماعت بڑے بڑے ممالک اور شہروں میں قائم ہے۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے نام سے ۲۴ گھنٹے چلنے والے سیٹ لائٹ چینلز ایک عرصہ سے خدمت دین اور اشاعت دین میں مصروف ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کی تبلیغی کاوشوں اور کوششوں اور جد و جہد کے نتیجہ میں مسلمانوں میں بیداری کی ایک عام لہر پیدا ہوئی جس کا اظہار ثقافتِ اسلامیہ پاکستان کے ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''تحریک احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارہویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے، خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی لہر محسوس کرتے ہوئے اعلانِ عام کر رہے ہیں کہ یہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کیلئے نشاۃِ ثانیہ ہے یا بیداری کا آغاز ہے''۔

(رسالہ ''استقلال'' لاہور صفحہ ۱۰ بحوالہ الفضل ۳۰ اگست ۱۹۸۳ صفحہ ۴)

علامہ نیاز فتحپوری نے مسلمانوں کے جمود اور اُن کی مایوس کن حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مساعی کو ان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے کہ:۔

''اس وقت صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا کہ اصل اسلام ایمان محض اقرار باللسان نہیں ہے بلکہ بالعمل ہے۔ اپنی مضبوط تنظیم و استقامتِ کردار سے زندگی کی راہیں بدل دیں۔ ذہنی اقدار بدل دیئے۔ زاویہ فکر بدل دیا۔ اور مسلمانوں کو پھر اُس راہ پر لگا دیا جو بانیٔ اسلام نے متعین کی تھی''۔ (رسالہ ''نگار'' ماہ نومبر ۱۹۵۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے کے جہاد کا تعین کرتے ہوئے فرمایا:

''مختصر یہ کہ یہ مقام دار الحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بے کار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں، اسی طرز کے ہتھیار لے کر ہم کو نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سر ہے کہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے، بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 232۔ ایڈیشن 2003ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی بہتری اور ترقی کیلئے دوسرا عظیم کام یہ فرمایا کہ آپؑ نے جہاد کی صحیح تعلیم سے مسلمانوں کو روشناس کیا۔ لوگوں کو یہ دھوکہ لگا ہوا ہے کہ آپ نے جہاد سے روکا ہے حالانکہ آپؑ نے جہاد سے کبھی نہیں روکا بلکہ مسلمانوں نے جہاد کی حقیقت کو بھلا دیا ہے۔ اور وہ صرف تلوار چلانے کا نام جہاد خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاد ہر اس فعل کا نام ہے جسے انسان نیکی اور تقویٰ کے قیام کیلئے کرتا ہے اور وہ جس طرح تلوار سے ہوتا ہے اُس طرح اصلاح نفس سے بھی ہوتا ہے۔ تبلیغ سے بھی ہوتا ہے مال سے بھی ہوتا ہے اور ہر قسم کے جہاد کا الگ الگ موقع ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ جہاد کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''جہاد کے مسئلہ کی فلاسفی اور اس کی اصل حقیقت ایسا پیچیدہ امر اور دقیق نکتہ ہے کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث سے اس زمانہ اور ایسا ہی درمیانی زمانہ کے لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں...... جاننا چاہئے کہ جہاد کا لفظ جُہد کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 1)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مخالف گروہ کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبیؐ نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اُٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور پرہیزگار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا اور ایسے درد انگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا کیونکہ لکھا تھا کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اُٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا...... ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرْب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (محمد:5) دیکھو صحیح بخاری موجود ہے۔ جو قرآن شریف کے بعد اَصحّ الکتاب مانی گئی ہے اس کو غور سے پڑھو۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔'' (ایضاً صفحہ 9)

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بڑے بڑے مدارس اور اسلامی مکتبہ فکر تبلیغ اسلام کا کام کرنے کیلئے کافی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج بڑے بڑے مدارس مذہب کے نام پر دہشت گردی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اپنے مکتبہ فکر سے الگ مکتبہ فکر کو برداشت کرنے کی طاقت قوت اور حوصلہ ان میں مفقود ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے علماء ہی ان مدارس کو دہشت گردی کا اڈہ کہنے پر مجبور ہیں اور یہاں کے فارغین خوف و دہشت کی تصویر ہیں۔ مولوی فاران صاحب نے دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل مولویوں کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا۔

''آج دنیا کو فارغین مدارس سے خوف و دہشت ہونے لگی ہے بات اس حد تک پہنچ چکی کہ بچہ قصائی کے پاس جانا تو پسند کرتا ہے لیکن ایک مدرسہ اور مکتب کے استاذ سے وہ بے حد خائف اور دہشت زدہ رہتا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر 11.1.2011 صفحہ 5)

تیسرا کام اسلام کی ترقی کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیا کہ آپ نے جدید علم کلام پیدا کیا۔ اور فلاسفہ ضالہ اور فلسفہ یورپ کی تقلید میں جو عقل پرستوں کی جانب سے اسلام پر الزامات، اعتراضات اور تنقید کی جاتی تھی اس کا رد فرمایا۔ آپ نے مذہبی مباحثات میں نئے اصول قائم فرمائے اور اعلان کیا کہ بجائے اس کے کہ کوئی مذہب اپنی برتری اور فوقیت ثابت کرنے کیلئے دوسرے مذاہب کے عیوب اور نقائص تلاش کرے اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کی فوقیت اپنی مذہبی کتب سے دعویٰ اور دلیل کے ساتھ پیش کرے۔ یعنی کسی مذہب کے پیروکار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ جس دعویٰ کو پیش کر رہا ہے وہ اُس مذہب کی آسمانی کتاب میں موجود ہو اور پھر دلیل بھی اس کتاب میں سے دی جائے۔ اس اصول نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا کیونکہ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو دعویٰ کے ساتھ دلیل اپنی کامل شریعت قرآن مجید سے ثابت کر سکتا ہے۔

چوتھا عظیم کام آپ نے مسلمانوں کی ترقی کیلئے یہ کیا کہ عربی زبان کو جو قرآن مجید کی زبان ہے۔ اُم الالسنہ ثابت فرمایا۔ اور اس بات کو دلائل اور براہین سے اپنی کتاب ''منن الرحمن'' میں ثابت کیا۔ اس عظیم کام کے ذریعہ مسلمانوں میں کامل اتحاد کی بنیاد رکھی گئی ہے اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر ایک فوقیت حاصل ہو گئی ہے۔

پانچواں عظیم کام آپ نے اسلام کی ترقی کیلئے یہ کیا کہ ایک عظیم الشان ذخیرہ اسلام کی تائید میں دلائل کا جمع کر دیا۔ آپ کی کتب کی مدد سے اب ہر مذہب و ملت کا آدمی علوم جدیدہ کے غلط استعمال سے جو مفاسد پیدا ہوتے ہیں اُن کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

قارئین! یہ وہ بنیادی بڑے بڑے کام ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے خیر اُمت کی ترقی اور بھلائی کیلئے سرانجام دیئے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے صرف یہی کام ہیں بلکہ آپکے کام تو بہت وسیع ہیں یہاں صرف ان کا مختصر انتخاب کیا گیا ہے۔ آپ کے عظیم الشان کاموں کی تفصیل کیلئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ''حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے'' ضرور پڑھنی چاہیئے ان تمام کاموں سے بڑھ کر اُمت کی بھلائی کیلئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عظیم کارنامہ ''نظامِ خلافت'' کا قیام ہے۔ جس کے ذریعہ خیر اُمت کی فلاح و بہبود کی دائمی عالمگیر بقا کا سامان منسلک ہے انشاء اللہ اس بارہ میں اگلی قسط میں گفتگو کریں گے''۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

ایک احمدی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پس ہر احمدی کو شکر گزاری کے اس مضمون کو سمجھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا بنے۔

جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جذبات کا اظہار اور حقیقی شکر گزاری کے طریقوں کی طرف رہنمائی۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی کو ہی اپنی شکر گزاری کی انتہا نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بننے کی بھی بے انتہا کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی شکر گزار اور عبدِ رحمان بننے کے لئے عبادت گزار ہونا بھی ضروری ہے۔

مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔

آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہوگا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں۔

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات میں جو کمیاں اور کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو لال کتاب میں درج کر کے آئندہ سال کے پروگرام بناتے ہوئے انہیں مدنظر رکھنے کی تاکیدی نصیحت

جماعت کے افراد کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن عہدیداروں کو بھی اپنی طرف نظر رکھنی ہوگی کہ وہ کس نیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی۔

جلسہ کے دوران پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کو دوام دینے اور انہیں زندگیوں کا مستقل حصّہ بنانے کی نصیحت۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 رجولائی 2012ء بمطابق 13 روفا 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام۔ ٹورانٹو (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 3 اگست 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَیں عموماً جلسوں کے بعد جلسوں کے بارے میں کچھ کہا کرتا ہوں یا اللہ تعالیٰ کے شکر اور احسان کا مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ایک ہفتہ کے وقفے سے گزشتہ دو ہفتوں میں منعقد ہوئے اور اختتام کو پہنچے۔ مجھے جہاں ان جلسوں میں شمولیت کی وجہ سے متعلقہ جماعت کو براہِ راست مخاطب ہونے کی توفیق ملتی ہے وہاں احباب جماعت سے ملنے کی وجہ سے بہت سی باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ اُن کے مسائل کا علم ہو جاتا ہے۔ جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے جس سے جماعت کی رہنمائی کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے، بلکہ رہنمائی مل جاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے میرا امریکہ اور کینیڈا کا دورہ میرے لئے مفید رہا اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس دورہ سے جماعت کے احباب و خواتین کو بھی فائدہ ہوا ہو۔

اس کے علاوہ دورہ سے غیر از جماعت یا غیر مسلم اور بعض معروف ملکی شخصیات سے مل کر بھی جماعتی تعارف کی توفیق ملتی ہے اور اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں جگہ یہ موقع ملا اور دونوں جگہ اس لحاظ سے اچھا کام ہو رہا ہے اور دونوں جماعتوں نے اپنے بیرونی رابطوں کو وسعت دی ہے۔

بہرحال پہلے تو مَیں آپ کے سامنے آج اس حوالے سے اس مضمون کو رکھنا چاہتا ہوں جو جلسے کے بعد مَیں عموماً بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا وہ شکر گزاری کا مضمون ہے اور اس کے لئے مجھے بھی اور آپ سب کو بھی خدا تعالیٰ کا انتہائی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ سالانہ جلسے منعقد کریں، اُن میں شامل ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت بھی ڈالی اور ہر طرح خیر و برکت کے ساتھ یہ اپنے اختتام کو پہنچے۔ الحمد للہ۔

لیکن جیسا کہ مَیں امریکہ کے جلسہ میں بھی اور کینیڈا کے جلسہ میں بھی بیان کرتا رہا ہوں کہ جلسوں کا اصل مقصد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ یہ خیر و برکت جو جلسے کے ذریعہ سے ملتی ہے حقیقت میں اُس وقت ہے جب ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ اور پھر یہ عارضی تبدیلیاں نہ ہوں بلکہ مستقل کوشش اور ہمت کے ساتھ ان تبدیلیوں کو زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ بار بار مَیں یہ چیز دہراتا رہتا ہوں۔ اور یہ چیزیں پھر خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کے مضمون کو بھی کھولتی ہیں اور جب یہ شکر گزاری کا مضمون واضح ہوتا ہے تو پھر ایک مومن اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنتا چلا جاتا ہے اور اس طرح ایک فضل کے بعد دوسرا فضل انسان پر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے وہ اپنے شکر گزار بندوں سے یہ وعدہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور احسانات کو اُن لوگوں کے لئے مزید بڑھا دیتا ہے جو اُس کے شکر گزار ہیں۔ اور ایک احمدی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پس ہر احمدی کو شکر گزاری کے اس مضمون کو سمجھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا حاصل کرنے والا بنے۔ نہ کہ اُن لوگوں میں شامل ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے والے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتے ہیں۔

ان ملکوں میں آ کر دنیاوی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ پر بے انتہا فضل فرمایا ہے اور بعض پر یہ فضل بہت زیادہ ہوا ہے۔ اکثریت کے حالات بھی اُن کے پہلے حالات سے بہتر ہوئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے جلسے میں بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت سوں کے لئے یہاں لانے کے سامان کئے ہیں اور اُس کے نتیجے میں آپ کے دنیاوی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ یہ بھی احمدیت کی برکت ہے۔ وہ لوگ یقیناً ناشکرے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں گرے ہوئے ہیں جو یہاں آئے، احمدیت کی بنیاد پر یہاں پاؤں ٹکائے، اسائلم لیا اور جب حالات بہتر ہوئے تو جماعت پر اعتراض شروع کر دیا، جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ بہرحال جماعت کو تو ایسے لوگوں کی رَتی بھر بھی پرواہ نہیں ہے۔ یہ جو محاورہ ہے کہ ’’خس کم جہاں پاک‘‘ یہ ایسے ہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو علیحدہ کر کے جماعت پر بھی یہ ایک احسان کیا ہے۔

لیکن ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کی شکر گزاری بھی تبھی ہوگی جب وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کی اس بات کو سامنے رکھے کہ اُس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایک احمدی اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ اپنے آپ کو اُس اسوہ کے مطابق چلانے کی کوشش کرے جو ہمارے سامنے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دن بھر کے فضلوں کو یاد کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے اور فرماتے کہ تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ پر فضل و احسان کیا، مجھے عطا فرمایا اور مجھے بہت دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 495 مسند عبداللہ بن عمر حدیث 5983 دار الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

بہرحال اللہ تعالیٰ ہی کی حمد و ثنا ہے۔ اور پھر آپؐ کا عبادتوں کا یہ حال تھا کہ عبادت کرتے کرتے (روایات

میں آتا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سُوج جاتے تھے۔ اور یہ عرض کرنے پر کہ یا رسول اللہ! آپؐ اتنی مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں؟ فرماتے: کیا مَیں خدا تعالیٰ کا عبدِ شکور نہ بنوں؟

(صحیح البخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ الفتح باب قولہ لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر...... 4837)

پس اس عبدِ شکور کے ماننے والوں کا اور اُس کی امت کا بھی فرض ہے کہ اپنی استعدادوں کے مطابق اس اُسوہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیار سے حصہ پانے والے بنیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ آپ اعلان فرما دیں کہ "فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران: 32)" کہ تم میری پیروی کرو، میرا اسوہ حسنہ اپنانے کی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گے، اُس کا پیار حاصل کرنے والے بنو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار پھر اور نعمتوں اور فضلوں سے حصہ پانے والا بناتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نعمتوں کے ملنے پر ہی شکرگزاری نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مشکل سے بچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوتے تھے۔ حتی کہ روزمرّہ کے کاموں میں، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ کی سیرت میں شکرگزاری کی انتہا نظر آتی، اور اس کے علاوہ بھی شکرگزاری ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ پس یہ وہ حقیقی شکرگزاری ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ ایسی شکرگزاری ہے جس پر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔ اپنے انعامات اور احسانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ شکرگزاری انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری شکرگزاری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہماری شکرگزاری کا حاجتمند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (لقمان: 13) اور جو بھی شکر کرتا ہے، اُس کے شکر کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔ پس ایک احمدی اس قسم کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

پھر شکرگزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکرگزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکرگزاری کرتا ہے۔ پھر شکرگزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکرگزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکرگزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت وسکون سے بھی شکرگزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکرگزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکرگزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں شکرگزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تَر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکرگزاری حقیقی رنگ میں شکرگزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکرگزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکرگزار ہو گے تو لَاَزِیْدَنَّکُمْ مَیں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس جب لوگ مجھے لکھتے ہیں اور ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ جلسہ گاہ میں بڑا فائدہ ہوا، بڑا لطف آیا تو یہ لطف اور فائدہ تبھی فائدہ مند ہے جب اس کے نتیجے میں ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا اور اُس کی عبادت کرنے والا بنتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں اور انعاموں کی ایک فہرست بنائے اور اپنے سامنے رکھے۔ جن نیکیوں کے کرنے کی توفیق ملتی ہے، پکّا ارادہ کرے کہ اب ان پر مَیں نے قائم رہنا ہے۔ برائیوں کی فہرست بنا کر پھر ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قوتوں کے ساتھ یہ کوشش ہونی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں اور انعاموں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد سے اپنی زبان کو تر کرتا چلا جائے اور ہمیشہ اس بات پر قائم رہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا غلط استعمال نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر اس ملک میں آ کر بہتر حالات کر دیئے ہیں، مالی کشائش دے دی ہے تو اس مالی کشائش کو بجائے غلط کاموں میں استعمال کرنے کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تو ایسے لوگ بہت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے انتہا مالی کشائش سے نوازا ہے۔ اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو انتہائی فراخ دلی سے جماعتی منصوبوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اُنہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی کو ہی اپنی شکرگزاری کی انتہا نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بننے کی بھی بے انتہا کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی شکرگزار اور عبدِ رحمان بننے کے لئے عبادت گزار ہونا بھی ضروری ہے۔

کینیڈا میں اس حد تک مالی کشائش رکھنے والے لوگ کم ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ مالی کشائش میں اُس حد تک نہیں پہنچے ہوئے جتنے امریکہ میں ہیں یا کم از کم میرے علم میں نہیں، لیکن یہاں مجموعی طور پر مالی قربانیوں کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بعض اور عملی کمزوریاں اور عبادتوں میں کمزوریاں بھی کافی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حقیقی شکرگزار بننا ہے تو ان کمزوریوں کو دور کرنا بھی ضروری ہے۔

پس چاہے امریکہ کے رہنے والے احمدی ہیں یا کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں، اُن کی حقیقی شکرگزاری تبھی ہو گی جب مکمل طور پر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ مرد ہوں یا عورتیں، جب تک قرآنِ کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہدِ بیعت کی شرائط پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار نہیں بن سکتے۔ اللہ تعالیٰ شکرگزاری کے یہ معیار حاصل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔

پس اپنے جائزے لیں، اپنے ماحول پر نظر ڈالیں، اپنے گھر پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ یہ شکرگزاری کس حد تک آپ کے ماحول میں، آپ کے گھر میں، آپ کے اندر قائم ہے؟ اگر خاوند بیوی کا حق ادا نہیں کر رہا تو بیشک وہ دوسری نیکیاں کر بھی رہا ہے، وہ حقیقی شکرگزار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بیوی دی، بچے دیئے ہیں، اُن کا حق ادا کرنا اُس کی ذمہ داری ہے۔ ایسی ذمہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے اُس پر ڈالی ہے۔ یہ کوئی دنیاوی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح اگر بیویاں اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کر رہیں تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کی نفی کر رہی ہیں یا نعمتوں کی نفی کر رہی ہیں اور یہ نفی اُنہیں پھر شکرگزاروں کی فہرست سے نکال رہی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر فرد اور ہر گھر کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس جس دن ہم نے ہر سطح پر اپنے قول وفعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا لیا اُس دن حقیقی شکرگزاری کی حقیقی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور پھر ہر انسان پر، دینی طور پر بھی اور دنیاوی طور پر بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ صرف دنیاوی کشائش کو کافی نہ سمجھیں، ایک احمدی کا فرض ہے کہ اُس کو روحانیت میں بھی ترقی کرنی چاہئے۔

مَیں شکرگزاری کے اُس مضمون کا جس کا مجھ سے تعلق ہے، اُس کا بھی اظہار کرتا ہوں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اخلاص ووفا کے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پانے والے لوگوں نے شروع کیا تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ افرادِ جماعت کے اخلاص ووفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 39۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ الفاظ میرے ہیں۔ کم وبیش انہی الفاظ میں آپ نے فرمایا تھا۔ پس یہ حیرت انگیز اخلاص ووفا کا سلسلہ جو تقریباً سوا سو سال پر پھیلا ہوا ہے، آج بھی اپنی خوبصورتی دکھا رہا ہے۔ پس اس اخلاص ووفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاص ووفا جہاں مجھے خدا تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے اُس کی حمد کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلاتا رہے گا، وہاں افرادِ جماعت کو بھی شکرگزاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ خلافت سے تعلق کا مضبوط اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا رشتہ نسلاً بعد نسلٍ قائم ہوتا چلا جائے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے جماعت کے اخلاص ووفا کو قائم رکھا ہوا ہے اور دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں یہ تعلق ہر احمدی میں نظر آتا ہے۔ اس کے نظارے اس دورہ میں مَیں نے امریکہ میں بھی دیکھے اور یہاں بھی۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی، مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی،

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نوجوانوں میں بھی، بوڑھوں میں بھی دیکھ رہا ہوں۔

امریکہ کو دنیا سمجھتی ہے کہ وہاں صرف مادی سوچ رکھنے والے لوگ رہتے ہیں اور دین سے اتنا تعلق نہیں ہے۔لیکن جس اخلاص و وفا کے ساتھ میرے دو ہفتے کے قیام کے دوران وہاں کے احمدیوں نے، جہاں بھی مَیں ہوتا تھا، وہاں پہنچ کر اخلاص و وفا کا اظہار کیا ہے۔نوجوان ڈیوٹی دینے والوں نے دو ہفتے مستقل میرے ساتھ رہ کر اور سفر میں بھی ساتھ رہ کر اپنے کاروباروں اور نوکریوں کو بھی بعضوں نے داؤ پر لگا دیا یا بالکل پرواہ نہیں کی۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے بتایا کہ ہماری نوکری نئی شروع ہوئی تھی اور جلسے کے لئے اور آپ سے ملاقات کے لئے رخصت نہیں مل رہی تھی تو ہم چھوڑ کر آ گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کے اموال ونفوس اور اخلاص میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

پس یہ اخلاص و وفا اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتا ہے اور ساتھ ہی میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسے کے دوران امریکہ میں بھی، کینیڈا میں بھی، مختلف شعبہ جات میں بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں اور تمام جلسے میں شامل ہونے والوں کو بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔اور ان کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا سلوک فرمائے کہ بجائے کسی قسم کی بے چینی پیدا ہونے کے اُن کو ایسا سکون ملے، اُن پر ایسا فضل نازل ہو کہ اُنہیں پہلے سے بڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق ملے اور اس کی طرف توجہ پیدا ہو۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں مَیں گیا ہوں اور بڑے یقین سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام جگہوں پر پرانے مقامی امریکنوں نے بھی اور نئے آنے والوں نے جو باہر سے آ کر آباد ہوئے ہیں، اُنہوں نے بھی اخلاص و وفا دکھایا۔لیکن ان تمام لوگوں کو مَیں پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں نے شروع میں کی تھی کہ آپ کی شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا تب صحیح ہوگا، آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہوگا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں۔

پس مَیں نے جو اپنی شکرگزاری کا مضمون شروع کیا تھا اُس کی انتہا یہی ہے کہ خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بن کر اُس کی شکرگزاری کا حق ادا کریں۔امریکہ میں اس مرتبہ مجھے خاص طور پر نوجوانوں میں جماعت کو مختلف طبقات میں متعارف کروانے اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ نظر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے تعلقات بنائے ہیں، لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ تعلقات اس مقصد کے لئے نہ بنائے جائیں کہ ہم نے کوئی دنیاوی مفاد اُن تعلقات سے حاصل کرنا ہے، بلکہ اس لئے ہوں کہ ہم نے تمام دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانا ہے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہاں میرے سے پریس میں بھی گفتگو ہوئی۔سی این این (CNN) کے نمائندہ نے سوال کیا تھا کہ امریکہ میں اسلام کے پھیلنے کے کیا امکانات ہیں؟ اس پر مَیں نے یہی کہا تھا کہ حقیقی اسلام جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور اُس کے نہ صرف امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ یہ شدت پسندی سے نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنے سے پھیلنا ہے۔اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بتانے سے پھیلنا ہے۔پس ہمارے نوجوانوں کو بھی، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی جو خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور اس کا اظہار کرتے ہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے مقاصد دنیاوی نہیں بلکہ ہر تعلق جو دنیاوی ہے اور ہر بات جو ہم کرتے ہیں اُس کا راستہ اسلام کی فتح کی طرف لے جانے کی سوچ رکھنے والا ہونا چاہئے۔اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہم اصل وفا اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا سے کریں گے۔اور مَیں عموماً ہر جگہ چاہے وہ دنیاوی لیڈر ہوں یا کوئی بھی ہو اُن کو یہی بات کہتا ہوں کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر امریکہ کا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بعد میں بھی پیدا فرماتا رہے۔بعض جگہ نئی مساجد اور نئے سینٹر جو خریدے گئے ہیں، اُن کا بھی افتتاح ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت کو بھی مسجدوں کی تعمیر کی طرف کافی توجہ پیدا ہوئی ہے۔اُن کو اسے جاری رکھنا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ ترقی کرنے والی قومیں صرف یہی نہیں دیکھتیں کہ ہم نے یہ یہ کر لیا ہے بلکہ جو کمیاں رہ جائیں اُن پر بھی نظر رکھتے ہیں اور جو نقائص ہیں اُن پر نظر رکھنا ضروری ہے، تبھی صحیح راستوں کا تعین ہوتا ہے، تبھی صحیح رہنمائی ملتی ہے۔اور چاہے امریکہ ہے یا کینیڈا ہے، جلسے کے دنوں میں خاص طور پر ایک لال کتاب ہونی چاہئے۔ جہاں جن کے پاس نہیں ہے وہ رکھیں۔جس میں ہر جگہ جو جو کمیاں اور کمزوریاں رہ جائیں ان کمیوں کا ذکر ہو۔مثلاً مَیں عرصہ سے دنیا کو ہوشیار کر رہا ہوں کہ بعض سیاسی، جنگی اور معاشی حالات ایسے ہو سکتے ہیں کہ جس میں پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں بھی اور جماعتی سطح پر بھی بعض انتظامات ہونے چاہئیں۔امریکہ میں تو اکثر قدرتی آفات اور طوفان اور ہریکین (Haricane) بھی آتے رہتے ہیں۔ وہاں تو جہاں جہاں بھی مسجدیں بن رہی ہیں، سینٹرز ہیں، وہاں کم از کم ایسے انتظام ہونے چاہئیں جہاں پانی اور بجلی کا انتظام باقاعدہ رہے کیونکہ اس کے بغیر آجکل گزارا نہیں ہو رہا۔اب گزشتہ دنوں جب مَیں وہاں تھا ہم جلسہ پر ہیرس برگ گئے ہوئے تھے، پیچھے سے طوفان آیا اور بیت الرحمن کی مشن ہاؤس کی اُس علاقے کی تمام بجلی بند ہو گئی، پانی بند ہو گیا اور بجلی، پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔حالانکہ جماعتی سطح پر جنریٹرز ایسی جگہوں پر ہونے چاہئیں کہ فوری طور پر جماعتی عمارات کو روشن کر سکیں اور پانی وغیرہ کی کمی پوری کر سکیں۔شاید یہ الٰہی تقدیر بھی ہو۔بعضوں کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے کیونکہ پہلے وارننگ آ جایا کرتی ہے اور یہ سب کچھ بغیر وارننگ کے ہوا۔کہیں کسی جگہ کوئی شرارت کا امکان ہو سکتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ٹال دیا۔اللہ بہتر جانتا ہے کیا تھا۔لیکن ہمیں بہر حال کچھ حد تک، دنیا میں ہر جگہ اپنے انتظامات مکمل رکھنے چاہئیں۔

اب کینیڈا کی طرف آتا ہوں شاید وہ سوچ رہے ہوں کہ خطبہ کینیڈا میں دیا جا رہا ہے اور باتیں امریکہ کی ہو رہی ہیں۔ساری تعریفیں یا نقائص امریکہ کے بیان ہو گئے، آپ کے بھی بیان کر دیتا ہوں۔ایک تو مشترک باتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔تمام جماعت کو ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں اور اس سے تعلق جوڑیں۔ نہ صرف کینیڈا یا امریکہ کا بلکہ دنیا کے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑے۔اس کے لئے بار بار مَیں کہتا رہتا ہوں۔ دوسرے جیسا کہ مَیں نے کہا، اخلاص و وفا کے یہ نظارے کینیڈا میں بھی نظر آتے ہیں اور آ رہے ہیں، ابھی تو میں یہیں ہوں۔ جس دن مَیں یہاں پہنچا تھا، اُس دن پاکستان سے آئی ہوئی ہماری ایک عزیزہ جو امریکہ سے بھی ہو کر آئی تھی، اُن کو امریکہ سے کسی کا فون آیا کہ کیسا استقبال ہوا؟ امریکہ کا اچھا تھا یا یہاں۔تو انہوں نے اُس کو یہ جواب دیا تھا کہ کینیڈا والوں نے تو امریکہ کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ بہرحال یہ تو چھوڑنا ہی تھا۔آپ کی تعداد زیادہ ہے۔آپ کا یہاں peace village میں ماحول ایسا ہے۔ یہاں اکثریت احمدی گھرانوں کی ہے۔مسجد ساتھ ہے۔لیکن اس کا فائدہ اُٹھانے کے لئے صرف ظاہری استقبال کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے مضمون کو سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ مہیا کی ہے جس میں آپ اکٹھے رہتے ہیں۔مسجد بھی ساتھ ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔اس مسجد کو آباد کریں۔تبھی اس کی خوبصورتی اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا اظہار ہوگا۔ بوڑھے تو یہاں آ ہی جاتے ہیں اور اکثر بوڑھے ریٹائر ہیں۔انہیں کوئی کام نہیں تو وہ شاید پانچ وقت نمازوں پر آ جاتے ہوں۔لیکن اصل مقصد تب پورا ہوگا جب بچے اور نوجوان عبادت کے حقیقی مقصد کو سمجھتے ہوئے یہاں آئیں گے۔مسجد کو آباد کریں گے۔ جماعتی روایات کو قائم کریں گے۔لڑکیاں اور عورتیں بھی اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے تقدس کی اور اپنی حیا کی اور اپنی اقدار کی حفاظت کریں گی۔نوجوان لڑکے بھی اپنی قدروں کو پہچاننے والے ہوں گے۔اس ماحول میں ڈوب جانے والے نہیں ہوں گے۔اور جب یہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ورنہ صرف نعرے لگا دینے سے یا سڑکوں پر استقبال کرنے سے ایک حد تک تو اخلاص و وفا کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔یہاں کے مقامی لوگ، میئر بھی مجھے ملے اور دوسرے سیاستدان بھی ملے، ہماری جماعت سے عموماً بہت متاثر ہیں اور کئی مجھے کہتے ہیں کہ تمہیں اپنی جماعت پر فخر ہونا چاہئے کہ کیسے کیسے لوگ تمہاری جماعت میں شامل ہیں۔ بڑے قانون کے پابند ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ سب کچھ ملا ہوا ہے۔ یہ لوگ تو دنیاوی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُنہیں اچھا معیار نظر آتا ہے لیکن ہم نے اُس نظر سے دیکھنا ہے جو قرآنِ کریم ہمیں دکھاتا ہے، جو اس زمانے میں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کھول کر بتایا ہے۔ ہماری اعلیٰ اخلاقی قدروں اور دین پر قائم ہونے کے معیار دنیا داروں کے بنائے ہوئے معیار نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور اُس کا شکرگزار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہوگا اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پس آپ زمین کی طرف اور زمینی لوگوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ آسمان کی طرف اور زمین و آسمان کے مالک کی طرف دیکھیں اور جب یہ ہوگا تب ہی ہم حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔تب ہی آپ کے استقبال اور نعرے اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دورے کے مثبت نتائج بھی یہاں نکلے ہیں۔امریکہ میں بھی اور یہاں بھی اور نکل رہے ہیں۔ بعض بچیوں نے امریکہ میں مجھے لکھا جو وہیں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھی ہیں اور یہاں کی بچیوں نے بھی لکھا اور خطوط اب بھی آ رہے ہیں کہ آپ کی باتیں سن کر ہمیں عورت کے تقدس کا، لڑکی کے تقدس کا، اُس کی حیا کا احساس ہوا ہے۔اب ہمیں اپنی اہمیت پتہ لگی ہے۔ پردہ کی اہمیت پتہ لگی ہے۔ایک احمدی لڑکی کے مقام کا پتہ لگا ہے۔اسی طرح نوجوانوں نے یہ بھی لکھا کہ نماز کی اہمیت کا پتہ چلا ہے۔بعض لڑکیوں نے لکھا کہ ہم سمجھتی تھیں کہ اس ماحول میں رہتے ہوئے برقع اور حجاب کی ہمت ہم میں کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔لیکن آپ کی باتیں سننے کے بعد جب ہم آپ کے سامنے حجاب اور برقعہ اور کوٹ پہن کر آئی ہیں تو اب یہ عہد کرتی ہیں کہ کبھی اپنے برقعہ نہیں اتاریں گی۔ پس یہ سوچ ہے۔اللہ تعالیٰ اس سوچ کو عملی رنگ میں ہمیشہ قائم رکھے اور وہ اپنے تقدس کی حفاظت کرنے والی ہوں جیسا کہ انہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے تقدس کی حفاظت کریں گی۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اسی طرح بعض نے ملاقات میں نمازوں کی طرف توجہ کا وعدہ کیا کہ آئندہ ہمارے سے کوئی شکایت نہیں پہنچے گی۔ خطوط میں بھی لکھ کے دیا۔ یہ بات مجھے خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کی طرف لے جاتی ہے کہ وہی ہے جو دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔ وہی ہے جو دلوں کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہی ہے جو زبان میں اثر قائم کرتا ہے۔ اُس نے کس طرح ان بچیوں اور افراد کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف مائل کیا ہے اور ایک عزم کے ساتھ وہ معاشرے میں اپنے مقام کی پہچان کروانے کے لئے اب کھڑی ہو گئی ہیں۔ حالانکہ یہی چند دن پہلے جھجکنے والی اور شرمانے والی تھیں۔ بعض سکولوں میں پریشان ہو جاتی تھیں۔ پس جن میں یہ تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں، اُنہیں بھی اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکر گزاری کا اظہار اس عہد کے ساتھ کرنا چاہئے کہ وہ اب اپنی اس پاک تبدیلی کو قائم رکھیں گی اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اُس کے آگے جھکیں گی تا کہ یہ خصوصیت جو اُن میں پیدا ہوئی ہے وہ ہمیشہ قائم رہے۔ اسی طرح جن مردوں اور نوجوانوں میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے، وہ بھی اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ یہ پاک تبدیلی ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھنی ہے۔

پہلے بھی مَیں نے مختصراً خاوندوں کو بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بیویوں کو خاوندوں کے حقوق کی طرف۔ اس کے لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا گھروں میں پیدا ہونی چاہئے۔ کیونکہ آجکل گھروں میں جو بدمزگیاں پیدا ہو رہی ہیں، رشتے ٹوٹ رہے ہیں وہ اعتماد کی فضاء میں کمی ہے اور سچائی سے کام نہ لینا ہے۔ پس سچائی سے کام لیتے ہوئے میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کو اعتماد میں لینا چاہئے۔ نوجوانوں میں آج کل جو نئے رشتے ہو رہے ہیں، اگر ماں باپ کے کہنے پر وہ شادی کرتے ہیں تو پھر وفا سے نبھائیں اور اگر کہیں اور دلچسپی ہے تو نہ لڑکا، لڑکی کی زندگی برباد کرے اور نہ لڑکی، لڑکے کی زندگی برباد کرے۔ شادی سے پہلے کھل کر اپنے والدین کو بتا دیں کہ ہم یہاں شادی نہیں کرنا چاہتے، کہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام میں شادی کی بنیاد پاکیزگی پر ہے، دنیاوی باتوں پر نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لڑکی سے شادی کرنے کے لئے جو چار خصوصیات بتائی ہیں اُس میں سب سے زیادہ اہمیت آپ نے یہی دی کہ اُس کا دین دیکھو۔ خوبصورتی نہ دیکھو، دولت نہ دیکھو، خاندان نہ دیکھو، دین دیکھو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث......5090)

پس جب لڑکے دین دیکھتے ہیں یا چاہتے ہیں کہ دیندار لڑکی ہو تو لڑکوں کو خود بھی دیندار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کا ذکر مَیں مختلف خطباتِ نکاح میں بھی کرتا رہتا ہوں۔ اگر لڑکے دیندار ہوں گے، لڑکیاں دیندار ہوں گی تو تبھی ہم اُس حقیقی خوشی اور شکر گزاری کو حاصل کرنے والے بنیں گے جو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری بنیاد پاکیزگی پر ہے۔ دنیاوی چیزوں پر، دنیاوی باتوں پر نہیں۔ یہاں کے آزاد ماحول کا اثر لے کر اپنی زندگیوں کو بے چین نہ کریں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ لوگ بڑے خوش ہیں۔ یہ عارضی طور پر چند سالوں کے لئے تو خوش رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان میں بھی بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس آخری نتیجہ بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اپنی سوچوں کو پاک اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے والا بنائیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ دنیاوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے خاندانوں میں، گھروں میں بہتری آئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو بھی یاد رکھیں۔ دنیا میں اور اس کی چکا چوند میں نہ پڑ جائیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل آپ پر فرمایا ہے۔ اپنی بنیاد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنی اصل کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنے ماضی پر ہمیشہ نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضل فرمائے ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور یہ فضل پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والے ہونے چاہئیں۔ ایک حقیقی مومن وہی ہے جو ان باتوں کو یاد رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر گزار بنتا ہے۔ اسی طرح اب اگر شکر گزاری کے مضمون پر عمل شروع کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھیں کہ بھائیوں بھائیوں، دوستوں، قرابت داروں میں جو رنجشیں ہیں اُن کو بھی دور کریں کہ یہ رنجشیں دور کرنا اور صلح کی طرف قدم بڑھانا یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہے، انسان کو عبدِ شکور بنانے والی ہے۔ پس یہ باتیں ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئیں۔

اس ماحول میں یہاں جب مَیں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو بڑی تعداد میں بچے سڑکوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور سلام سلام کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ نعرہ تکبیر بلند ہو رہے ہوتے ہیں تو یہ ماحول جو سلام اور سلامتی پھیلانے کا ہے یہ تو جنت کے ماحول کی طرف اشارہ ہے۔ پس اس کو صرف ظاہری سلام تک نہ رکھیں بلکہ اس کو حقیقی اور گہری سلامتی کا ذریعہ بنائیں تا کہ یہ دنیا بھی جنت بنے اور آئندہ کی جنتوں کے بھی سامان پیدا ہوں۔ بچے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں، اخلاص و وفا کے مختلف اظہار ہو رہے ہوتے ہیں اور بچوں میں عموماً یہ جوش زیادہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پس اس جوش و خروش کو قائم رکھنے کے لئے بڑے کوشش کریں اور کوشش یہی ہے کہ اُنہیں خود بھی اور بچوں کو بھی اس حقیقی روح کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بچوں کو بھی بتائیں کہ اس کی حقیقی روح کیا ہے؟ سلام کی اور نعروں کی رُوح اور حقیقت اُس وقت واضح ہو گی جب بڑوں کے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اور اپنے بھائیوں بہنوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنے والے ہوں گے۔ پس اس ذمہ داری کو سب کو سمجھنا چاہئے۔

انتظامیہ کو بھی انتظامی لحاظ سے مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا یہ صرف امریکہ کے لئے نہیں ہے بلکہ آپ کے لئے، کینیڈا کے لئے بھی ہے کہ اپنی کمیوں اور کمزوریوں پر غور کر کے ایک فہرست بنائیں اور اُسے لال کتاب میں درج کریں اور اگلے سال کا پروگرام بناتے ہوئے ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ اس مرتبہ مثلاً بہت سے خطوط مجھے اور بھی مختلف شکایتوں کے آ رہے ہیں کہ فلاں جگہ یہ کمی تھی، عورتوں میں کھانے میں یہ کمی تھی، طریقے میں کمی تھی، اٹیکیٹس (Etiquates) میں کمی اور کمزوریاں تھیں، لیکن ایک چیز جس نے جلسہ کے پروگراموں کو بھی بعض جگہ بہت خراب کیا وہ یہ ہے کہ اس مرتبہ آواز کا تقریباً تینوں دن کہیں نہ کہیں مسئلہ رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے عرصہ سے آپ لوگ اُس جگہ پر جو جلسے منعقد کر رہے ہیں تو پھر یہ مسئلہ کیوں پیدا ہوا ہے؟ صرف آرام سے، بھولے منہ سے یہ کہہ دینا کہ غلطی ہو گئی اور یہ نہیں تھا اور وہ نہیں تھا، یہ کافی نہیں ہے۔ اس کی وجوہات تلاش کریں تا کہ آئندہ یہ غلطیاں نہ ہوں۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ انتظامیہ کے بعض عہدیداروں کا آپس میں تعاون نہیں ہے اور کوآرڈی نیشن (Coordination) نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ سب صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ اگر یہی صورتحال رہے یا تعاون نہ ہو تو پھر کاموں میں کبھی برکت نہیں پڑتی۔ جماعت کے افراد کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن عہدیداروں کو بھی اپنی طرف نظر رکھنی ہو گی اور دیکھیں کہ کس نیت سے وہ کام کر رہے ہیں؟ پس امیر صاحب بھی اس بارے میں نظر رکھیں۔ گہرائی میں جا کر نظر رکھنی چاہئے اور بلا وجہ ہر ایک پر غیر ضروری اعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے۔

مَیں نے اُس دن عورتوں کے جلسہ میں ذکر کیا کہ بہتر ہے کہ یہاں جلسہ نہ کیا جائے۔ اگلا فقرہ مَیں نے نہیں کہا تھا کہ مَیں سوچ یہ رہا تھا کہ اگر یہاں انتظامیہ نہیں سنبھال سکتی تو جس سال مَیں نے آنا ہو تو نارتھ امریکہ، کینیڈا اور امریکہ کا جو جلسہ ہے تو وہ امریکہ میں کر لیا جائے۔ آپ لوگوں کے خرچ بھی بچ جائیں گے۔ مسائل بھی کم ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں کو اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ بہرحال جب میں کینیڈا کے افرادِ جماعت کے اخلاص کو دیکھتا ہوں تو پھر مجھے خیال آتا ہے کہ عہدیداروں کو ایک اَور موقع دے دینا چاہئے کہ اپنی اصلاح کر لیں۔ وہ عہدیدار جن کے ذہنوں میں صرف دنیا سمائی ہوئی ہے وہ خاص طور پر اپنی اصلاح کریں۔ اگر چاہتے ہیں کہ اُن کو خدمت کا موقع ملتا رہے تو اپنے خود جائزے لیں۔ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی، دونوں جگہ یہ صورتحال ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی۔ خود غرضیاں اور خود پسندیاں اگلی نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور آپ کو بھی ناشکر گزار بنائیں گی اور اس کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کا وارث ہونے کے بجائے خدا نہ کرے، خدا نہ کرے آپ کبھی اُس کی سزا کے باعث بن جائیں۔ لیکن نئی نسل سے مَیں کہتا ہوں کہ وہ بڑوں کی اچھائیاں تو دیکھیں، اُن کی برائیاں نہ دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ جو وہ کر رہے ہیں وہ ہر چیز اچھی کر رہے ہیں۔ پس نوجوانوں کو خاص طور پر ہمیشہ اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور اُسی طرف نظر رکھنی چاہئے۔

تعلقات اور رابطوں میں کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بہتری نظر آئی یا وہی تعلقات جو پہلے سے بنے ہوئے تھے اور چلے آ رہے ہیں بلکہ بڑھے ہیں اُن کو انہوں نے قائم رکھا ہے اور اس دفعہ زیادہ سلجھے ہوئے لوگوں سے یہاں میری ملاقات بھی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے بھی مثبت نتائج نکلیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں بھی اور امریکہ میں بھی نوجوانوں کی محنت کی وجہ سے یہ رابطے ہوئے اور امریکہ میں تو خاص طور پر نوجوانوں نے کافی کام کیا ہے۔ ان تعلقات کو اور اپنے ہر عمل کو ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح استعمال کرے اور انجام دے کہ جس کے نتیجے میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھلیں اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور تبھی شکر گزاری کے جذبات کا اظہار بھی خدا تعالیٰ کے حضور عملی رنگ میں ہو گا۔ اخلاص و محبت کا ایک عارضی اظہار ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں جیسا کہ گھروں کے چراغاں ہیں، سڑکوں کی رونقیں ہیں، ڈیوٹیوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے لیکن مستقل اظہار یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ یہ سوال نہ اُٹھائیں کہ ان مغربی ممالک میں یہ مشکل ہے اور وہ مشکل ہے۔ اگر پکا ارادہ ہے تو کوئی مشکل سامنے نہیں آتی اور ترقی کرنے والی قومیں، انقلاب لانے والی قومیں مشکلات کو نہیں دیکھا کرتیں بلکہ اپنے منصوبوں کو اپنے پروگراموں کو دیکھا کرتی ہیں۔ صرف سوچ بدلنے کی بات ہے۔ اور یہی چیز ہے جو ہمیں دنیا میں انقلاب لانے کا باعث بنائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ افرادِ جماعت کا جو مجھ پر حق ہے میں اس کو ادا کرتا چلا جاؤں۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

کیا غیر مسلموں کو سلام کہنا جائز ہے؟

صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ

یہ سوال اکثر ذہنوں میں اٹھتا ہے کہ کیا غیر مسلموں کو سلام کہا جاسکتا ہے یا نہیں صرف عام لوگ ہی نہیں بلکہ اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی اس سوال میں الجھ جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے کسی غیر مسلم کو سلام کہدیا تو ہم سے کوئی شرعی غلطی سرزد ہوجائے گی۔

اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کیلئے ضروری ہے کہ ’’سلام‘‘ کا مفہوم سمجھا جائے اور اس کا مقصد معلوم کیا جائے اور یہ بھی بہت ضروری ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس بارے میں قرآن کریم کا کیا حکم ہے۔ اور اس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ کی سنت کیا روشنی ڈالتی ہے۔

دراصل ’سلام‘ ایک دعا ہے جو مخاطب کے حق میں خدا کے حضور کی جاتی ہے۔ اگر خدا چاہے تو اس شخص کیلئے یہ دعا قبول کرسکتا ہے اور اپنی رحمت اور برکات سے حصہ دے سکتا ہے۔ سلام کرنے والا اپنی جیب سے کچھ نہیں دیتا اور نہ ہی اس کی دولت میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے کہ بعد میں اُس کو پچھتاوا ہو وہ اپنی نیت کے موافق نیکی کی جزا پاتا ہے۔ اس طرح سلام کرنے والا ہر لحاظ سے فائدہ میں ہی رہتا ہے۔

سلام اور اسلام:

ان دونوں میں جہاں ایک لفظی اشتراک ہے وہاں ایک معنوی اشتراک بھی ہے جو ان کے باہمی ربط اور گہرے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسلام کے معنی امن اور شانتی کے ہیں۔ سلام کے معنی بھی سلامتی کے ہیں۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ اور امن میں ہوں (بخاری)

دس بیس تیس نیکیاں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آیا۔ اُس نے السلام علیکم کہا آپ نے فرمایا دس نیکیاں۔ ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس پر آپ نے فرمایا 20 نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص آیا اُس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس پر آپ نے فرمایا 30 نیکیاں۔ پس سلام کرنے والا اپنی نیکی کا اجر پاتا ہے۔

قرآن کریم نے سلام کی اہمیت پر خاص زور دیا ہے چنانچہ چالیس سے زائد مرتبہ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ اس میں دس پندرہ آیات میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مؤمنوں کیلئے ایسی جنت تیار کی ہے جہاں چاروں طرف سلامتی ہی سلامتی ہے اور ہر طرف سلام ہی سلام کا بول بالا ہے۔

چنانچہ جنت کے غیر معمولی خوشکن ماحول کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیماً الا قیلا سلما سلماً** (الواقعہ: ۲۶۔۲۷) یعنی مؤمن جنت میں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے بلکہ وہاں پر ہر طرف سلام سلام کی آوازیں بلند ہورہی ہوں گی یہ وہ جنت ہے جس کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو ترغیب دیتا ہے اور جس کا ادنیٰ نمونہ وہ اس دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر آپس میں سلام کہنے اور سلام کو ترویج دینے کا حکم موجود ہے۔ (الانعام :۵۵) گھروں میں داخل ہوتے ہوئے سلام کہنے کا حکم ہے (النور: ۲۸) جہاں مسلمانوں کو سلام کہنے کیلئے کہا وہاں غیر مسلموں کو بھی سلام کہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ جہاں غیر مسلموں کا ذکر ہے ان کے اسلام قبول نہ کرنے کے باوجود ان کو سلام کہنے کا حکم دیا (الزخرف:۸۹۔۹۰) اور یہ امید دلائی کہ عین ممکن ہے کہ تمہارا ان کو سلام کہنا۔ ان کیلئے دعا کرنا اور ان سے حسن سلوک کرنا ان کو اسلام کی سچائی جاننے کے قریب کردے۔ اگر کسی سے جہالت والی بات سننی پڑے تو بھی اُس کو سلام کہنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے **اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً** (الفرقان: ۶۴) یعنی مؤمن وہ ہیں جب ان سے ناسمجھ لوگ بھی مخاطب ہوتے ہیں تو وہ جواب میں سلام کہتے ہیں۔

ایمان لانے والوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مؤمن وہ لوگ ہیں جو برائیوں کا مقابلہ نیکیوں سے کرتے ہیں اور وہ جاہلوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں تم پر سلام ہو یعنی اللہ تمہارا بھلا کرے۔ (القصص:۵۶۔۵۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

ابراہیمی سنت بھی یہی ہے۔ آپ نے اپنے مشرک باپ سے کہا تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ وہ ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں گے۔ (مریم:۴۸)

قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم کو سلام کہے تو تم اس بات کی ٹوہ میں لگا نہ کرو کہ وہ مؤمن ہے یا نہیں تمہارے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ تم کو سلام کہتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے **ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا**۔ (النساء: ۹۵) یعنی جو تم کو سلام کہتا ہے اس کے بارے میں یہ فتویٰ لگاتے نہ رہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔

سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

سلام کہنے کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی سنت نہایت واضح ہے۔ آپ سب کو سلام کہتے تھے۔ چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ عیسائی ہو یا مشرک آپ کی خواہش تھی کہ کثرت سے سلام کو پھیلایا جائے تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ راہ چلتے ہوئے درمیان میں کوئی درخت یا دیوار حائل ہو اور دوبارہ پھر ملیں تو ایسی صورت میں بھی ایک دوسرے کو سلام کہنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

آپ نے فرمایا **افشوا السلام** (ترمذی) یعنی سلام کو خوب پھیلاؤ یعنی اُس کو تعصب کی دیوار میں قید نہ کیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں **تقروا السلام علی من عرفت ومن لم تعرف** (بخاری) یعنی جس کو تم جانتے ہو اس کو بھی سلام کہو اور جس کو تم نہیں جانتے اس کو بھی سلام کہو۔

حضرت اُسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مجلس کے پاس سے گذرے جس میں مسلمان مشرکین۔ بت پرست۔ یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپ نے ان سب کو السلام علیکم کہا (بخاری) بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۸۸۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے شرارتاً آپ کو السلام کی جگہ السام علیکم کہا۔ جس کے معنی نقصان اور ہلاکت کے ہیں۔ آپ نے علیکم کہا یعنی تمہاری بدُعا تم پر ہی۔ اس حدیث کو بعض لوگ اس بات کے جواز میں پیش کرتے ہیں کہ غیر مسلموں کو ان کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہا جائے حالانکہ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا عام طور پر یہ معمول تھا کہ آپ غیر مسلموں کو سلام کہتے تھے۔ اور ان کے سلام کا جواب مکمل سلام کی صورت میں دیا کرتے تھے۔ مگر جب آپ نے محسوس کیا کہ ایک یہودی نے جان بوجھ کر شرارت سے کام لیا ہے تو بھی آپ نے خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ اس کی شرارت اس پر ہی الٹا دی اور علیکم السام کہنے کے بجائے صرف علیکم کہا۔ ورنہ آپ کا ہمیشہ کا معمول وعلیکم السلام کہنے کا ہی تھا۔ اور یہی بات رحمت للعالمین کے شایان شان ہے۔

سلام کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے معروف انبیاء کا نام بنام لیکر ان کے ذریعہ ساری دنیا کی قوموں کو سلام پہنچایا ہے چنانچہ حضرت نوح پر **قِیۡلَ یٰنُوۡحُ اھۡبِطۡ بِسَلٰمٍ**۔ حضرت ابراہیم پر **سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ** (الصّٰفّٰت:۱۱۰) حضرت موسیٰ اور ہارون پر (الصّٰفّٰت:۱۲۱) حضرت الیاس پر ((الصّٰفّٰت:۱۳۱) حضرت عیسیٰ اور یحییٰ پر (مریم:۳۴۔۱۶) وسلم علی المرسلین (الصّٰفّٰت:۱۸۲) سب نبیوں پر میرا اسلام پہنچے فرما کر ہر قوم کو اس کے نبی کے توسط سے سلام کا پیغام بھیجا ہے۔ اور خاص طور پر حضرت نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے سلام کا ذکر کرتے ہوئے مومنوں کو آپ پر سلام بھیجنے کا حکم دیا (الاحزاب:۵۷) اور پھر مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ آنے والے مہدی کو برف پر گھٹنوں کے بل چلکر بھی میرا اسلام پہنچاؤ۔

جماعت احمدیہ اور سلام:

جماعت احمدیہ میں سلام کو بہت اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس نے اسلام کی امن بخش تعلیم کو ساری دنیا کی قوموں تک پہنچانا ہے اور اس اعتراض کو دور کرنا ہے کہ اسلام تلوار اور جبر سے پھیلا ہے۔ آج مسلمان اسلام کے حقیقی معنی سے دور ہٹ گئے ہیں اور مسلمانوں کو امن کیلئے خطرہ سمجھا جاتا ہے۔ آج پہلے سے بڑھ کر سلام کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ آج احمدیت ان سب قوموں کو سلام کے ذریعہ اکٹھے کرنے کیلئے قائم ہوئی ہے۔

احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز پر احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے ساتھ ’’سلام‘‘ کے گہرے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی کا پہلا پیغام مجھے یہ دیا ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ خدا کی طرف سے نازل ہونے والا سلام ہمیشہ آپ کے سروں پر رحمت کے سائے کئے رکھے گا۔ اور ان رحمتوں اور سلامتیوں کے سائے تلے آپ آگے بڑھیں گے۔۔۔ نئی صدی احمدیت کیلئے نئی خوشیاں لیکر آنے والی ہے‘‘۔

(خطاب ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء بحوالہ اخبار بدر ۲۰/۲۷ اپریل ۱۹۸۹)

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہم سب سے ہر ایک کو سلامتی کا پیامبر بننا ہوگا۔ سلامتی کو پھیلانے والا بننا ہوگا، اپنے معاشرہ میں سلامتی بکھیرنے والا بننا ہوگا‘‘۔

’’جب ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو صرف اپنے مسلمان بھائیوں سے نہیں، تمام بنی نوع انسان سے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: از صفحہ اوّل

رکھ؛ جب لوگ اپنی روشوں میں کامیاب ہوں، اور اپنے برے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائیں تب تو پریشان نہ ہو۔ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے۔ بے زار نہ ہو ورنہ تجھ سے بدی سرزد ہوگی۔ بدکردار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن جن کا توکل خداوند پر ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ کچھ ہی دیر باقی ہے، پھر شریر باقی نہیں رہیں گے؛ تم انہیں تلاش کروگے تو بھی انہیں نہ پاؤگے۔ لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور خوب اطمینان سے رہیں گے۔''

(زبور باب 37 آیت 1 تا 11)

اسی طرح تورات میں لکھا ہے:

''تم اپنی تھیلی میں ایک ہی طرح کے ایسے دو باٹ نہ رکھنا کہ ایک بھاری اور دوسرا ہلکا ہو۔ تم اپنے گھر میں ایک ہی طرح کے دو پیمانے نہ رکھنا کہ ایک کم ماپ کا ہو اور دوسرا زیادہ کا۔ تمہارے اوزان اور پیمانے صحیح اور درست ہوں تاکہ اس ملک میں جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے، تمہاری عمر دراز ہو۔ کیونکہ ایسے لوگ جو دھوکے سے کام لیتے ہیں خداوند تمہارے خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔''

(استثناء باب 25 آیت 13 تا 16)

پس عالمی لیڈروں کو اور بطور خاص آپ کو دوسروں پر بزورِ بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہئے اور اس کے بالمقابل امن و انصاف کے قیام اور ترویج کی کوششوں میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے آپ خود ہی امن میں آجائیں گے، آپ کو ہی استحکام نصیب ہوگا اور دنیا میں امن بھی قائم ہو جائے گا۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عالمی لیڈروں کو میرا پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آپ اپنی حیثیت اور مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کے نام خط

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن

SW18 5QL یو کے

7 / مارچ 2012ء

عزت مآب صدر صاحب اسلامی جمہوریہ ایران

محمود احمدی نژاد۔ تہران

محترم صدر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امن عالم کو درپیش حالیہ شدید خطرات نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں آپ کی طرف یہ خط لکھوں۔ آپ ایران کی حکومت کے سربراہ ہونے کے ناطے ایسے فیصلوں کا اختیار رکھتے ہیں جو نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے ہیں بلکہ وہ فیصلے پوری دنیا کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج ہم ہر طرف بے چینی اور اضطراب مشاہدہ کر رہے ہیں یعنی دنیا کے کچھ خطوں میں تو چھوٹے پیمانے پر جنگیں شروع ہو چکی ہیں جبکہ بعض علاقوں میں عالمی طاقتیں بظاہر ایسی کوششوں میں مصروف ہیں کہ کسی طرح امن قائم ہو جائے۔ آج دنیا کا ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی دشمنی پر کمربستہ ہے یا کسی دوسرے ملک کا مددگار بنا ہوا ہے لیکن انصاف کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں ہے۔ عالمی حالات دیکھتے ہوئے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ''تیسری عالمی جنگ'' کا ڈول ڈالا جا رہا ہے۔

سب جانتے ہیں کہ دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے غیروں کے لئے بغض و کینہ اور دشمنیاں بھی پال رکھی ہیں جو روز افزوں ہیں۔ اس مشکل صورت حال میں ہمیں ''تیسری عالمی جنگ'' کے بادل منڈلاتے صاف نظر آ رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کی یہ فراوانی صاف بتا رہی ہے کہ ''تیسری عالمی جنگ'' ایک ''ایٹمی جنگ'' ہوگی۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر انتہائی تباہی کے علاوہ، ایسی جنگوں کا تلخ نتیجہ آئندہ نسلوں کے اپاہج یا بدہیئت پیدا ہونے جیسی صورتوں میں سامنے آئے گا۔

میرا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جو امن عالم کو قائم کرنے کے لئے اور رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن بن کر مبعوث ہوئے تھے، کے امتی ہونے کے ناطے ہمیں کبھی بھی برداشت نہیں ہوگا اور نہ ہم برداشت کر سکتے ہیں کہ دنیا میں ایسی تباہی واقع ہو۔ لہٰذا میری ایران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی عالمی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ''تیسری عالمی جنگ'' کے امکانات کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس حقیقت میں ذرہ بھر بھی شائبہ نہیں ہے کہ عالمی طاقتوں نے دوہرے معیار اپنا رکھے ہیں۔ یقیناً یہ ان طاقتوں کی بے انصافی ہی ہے جس نے ساری دنیا میں بے چینی اور بدامنی پھیلا رکھی ہے۔ تاہم اس حقیقت سے بھی فرار ممکن نہیں ہے کہ بعض مسلمان گروہ اسلامی تعلیم سے منافی اور ناواجب افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بڑی عالمی طاقتوں نے مسلمان ممالک کی اس خامی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس صورت حال کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنا لیا ہے اور غریب مسلم ممالک سے فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے ایک بار پھر درخواست کروں گا کہ اپنی تمام تر توجہ اور طاقت اس مقصد کے لئے وقف کر دیں کہ دنیا سے ''تیسری عالمی جنگ'' کا خطرہ ٹل جائے۔ قرآن کریم مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ کسی بھی ملک کی دشمنی تمہیں انصاف کی راہوں سے روکنے والی نہ ہو۔ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔''

(سورۃ المائدہ۔ آیت: 3)

اسی طرح قرآن کریم میں ہمیں مسلمانوں کے لئے درج ذیل حکم ملتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(سورۃ المائدہ۔ آیت: 9)

اسی لئے آپ کو دوسری قوم کی محض دشمنی اور نفرت کی بنا پر مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ میں مانتا ہوں کہ اسرائیل اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے اور اس کی نگاہیں ایران پر ہیں۔ درحقیقت کوئی بھی ملک اگر آپ پر جارحانہ حملہ کرتا ہے تو آپ کو دفاع کا مکمل حق حاصل ہے۔ تاہم جس حد تک ممکن ہو تصفیہ طلب امور کے لئے بین الاقوامی تعلقات کے انصرام اور مذاکرات کی راہ اپنانی چاہئے۔ میری آپ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ اختلافی امور کے حل کے لئے طاقت کے استعمال کی بجائے ڈائیلاگ کا راستہ اختیار کریں۔ میری اس درخواست کی بنیاد اس امر پر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی انتخاب کردہ اس ہستی کا پیروکار ہوں جو اس زمانہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام کے طور پر مامور ہوا ہے اور وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے۔ آپ علیہ السلام کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کو خالق حقیقی کے قریب لایا جائے اور آپ کے آقا و مطاع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر لوگوں میں عدل و انصاف کو قائم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو یہ حسین تعلیم سمجھنے کی توفیق نصیب کرے۔

والسلام

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ مسلم عالمگیر

خلاصہ خط بنام وزیراعظم کینیڈا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الخامس، امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے 8 / مارچ 2012ء کے خط میں مسٹر سٹیفن ہارپر وزیراعظم کینیڈا کو بھی اسی طرز پر ممکنہ ''تیسری عالمی جنگ'' اور اس کے نتیجہ میں سر اٹھانے والے مصائب و تباہیوں پر خبردار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اقوام عالم کے باہمی جھگڑوں اور چھوٹی بڑی عالمی طاقتوں کی طرف سے روا رکھے جانے والے ناانصافی کے سلوک نے پہلے ہی عالمگیر تباہی کی بنیاد رکھ چھوڑی ہے۔ آپ نے وزیراعظم کینیڈا سے استدعا کی کہ وہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنی کوششیں صَرف کریں لیکن ایسا کرتے ہوئے صرف پُرامن ذرائع کو بروئے کار لایا جائے اور طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:

''دنیا میں بہت زیادہ لوگ کینیڈا کو انتہائی انصاف پسند ملکوں میں سے ایک گردانتے ہیں۔ آپ کی قوم عام طور پر دوسرے ملکوں کے اندرونی مسائل میں دخل اندازی نہیں کرتی ہے۔ مزید برآں ہماری جماعت، جماعت احمدیہ عالمگیر کے کینیڈا کی قوم سے خاص دوستانہ مراسم ہیں۔ اس بنا پر میں آپ سے پرزور استدعا کروں گا کہ اپنی تمام تر کوششیں صَرف کر کے دنیا کی چھوٹی بڑی طاقتوں کو ''تیسری عالمی جنگ'' میں کودنے سے بچائیں''۔

امریکہ کے صدر کے نام خط

16 گریسن ہال روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ، لندن

SW18 5QL یو کے

صدر باراک اوباما

صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ

وہائٹ ہاؤس

1600 پنسلوینیا ایونیو، این ڈبلیو

واشنگٹن ڈی سی

8 / مارچ 2012ء

محترم صدر صاحب!

دنیا میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مَیں نے یہ ضروری محسوس کیا کہ آپ کی طرف یہ خط روانہ کروں کیونکہ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سُپر پاور ہے۔ اسی بنا پر آپ کو ایسے فیصلوں کا اختیار حاصل ہے جن کے اثرات نہ صرف آپ کی قوم کے مستقبل پر بلکہ عالمی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں۔

آج دنیا میں غیر معمولی بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ بعض مخصوص خطوں میں چھوٹے پیمانے پر جنگیں لڑی جا رہی ہیں اور بدقسمتی سے عالمی طاقتیں ان شورش زدہ علاقوں میں قیام امن کے لئے اس حد تک موثر کردار ادا کرنے سے قاصر نظر آتی ہیں جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔

ہمیں نظر آرہا ہے کہ آج دنیا کا تقریباً ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی حمایت میں مصروف عمل ہے یا پھر غیروں کی دشمنی پر کمر بستہ ہے اور سب نے ہی انصاف کی فراہمی کا خانہ خالی چھوڑا ہوا ہے۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج اگر کوئی عالمی منظر نامہ مجموعی طور پر دیکھے گا تو وہ بول اٹھے گا کہ ایک نئی عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اب دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ممالک ایٹمی اثاثوں کے مالک بن چکے ہیں اور اس پر مستزاد ان ممالک کی آپس کی دشمنیاں، کینے اور عداوتیں ہیں جو روز افزوں ہیں۔ اس گھمبیر صورت حال میں ''تیسری عالمی جنگ'' کے بادل پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک حد تک گھنے ہو چکے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اُس جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا بھی استعمال ہوگا۔ پس یقینا ہم خطرناک تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ اگر ''جنگ عظیم دوئم'' کے بعد ہی عدل وانصاف کے تقاضوں سے پہلو تہی نہ کی جاتی تو آج ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے نہ ہوتے جہاں ایک مرتبہ پھر خطرناک جنگ کے شعلے دنیا کو گھیرنے کے لئے تیزی سے قریب آرہے ہیں۔

جیسا کہ ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ ''جنگ عظیم دوئم'' کے بنیادی محرکات میں ''لیگ آف نیشن'' کی ناکامی اور 1932 ء میں ظاہر ہونے والا ''معاشی بحران'' سرفہرست تھے۔ آج دنیا میں چوٹی کے ماہرین معاشیات برملا کہہ رہے ہیں کہ موجودہ دور کے اقتصادی مسائل اور 1932 ء والے بحران میں بے شمار قدریں مشترک پائی جاتی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی اور اقتصادی مشکلات نے کئی چھوٹے ممالک کو جنگ میں دھکیل دیا ہے اور بعض ممالک کی داخلی بدامنی اور عدم استحکام میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ ان تمام امور کا منطقی نتیجہ ایک عالمی جنگ کی صورت میں ہی نکلے گا۔ اگر چھوٹے ممالک میں جھگڑے سیاسی طریق پر اور سفارتکاری سے حل نہیں کئے جائیں گے تو لازمی بات ہے کہ دنیا میں نئے جتھے اور بلاک جنم لیں گے اور یقینا یہ امر ''تیسری عالمی جنگ'' کا بگل بجانے کے مترادف ہوگا۔ ایسی صورت حال میں میرا ماننا ہے کہ دنیا کی ترقی پر توجہ مرکوز رکھنے کی بجائے ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ ہم دنیا کو بڑی تباہی سے بچانے کے لئے کوششوں میں جُت جائیں۔ بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی فوری ضرورت ہے، وہ اللہ تعالیٰ جو سب کا خالق ہے کیونکہ انسانیت کی بقا کی یہی ایک ضمانت ہے بصورت دیگر یہ دنیا تو آپ ہی رفتہ رفتہ تباہی کی طرف گامزن ہے۔

میری آپ سے بلکہ تمام عالمی لیڈروں سے یہ درخواست ہے کہ دوسری قوموں کو زیر نگین کرنے کے لئے طاقت کی بجائے سفارتکاری، سیاست اور دانشمندی کو بروئے کار لائیں۔ بڑی عالمی طاقتوں، مثلاً امریکہ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور چھوٹے ممالک کی غلطیوں کو بہانہ بنا کر دنیا کا نظم ونسق برباد نہیں کرنا چاہئے۔ اس حقیقت کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آج صرف امریکہ اور بڑی طاقتوں کے پاس ہی ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں بلکہ نسبتاً چھوٹے ممالک بھی وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے لیس ہیں اور ان ممالک میں ایسے لوگ برسر اقتدار ہیں جو زیادہ گہری سمجھ بوجھ رکھنے والے بھی نہیں ہیں اور معمولی باتوں پر اشتعال میں آکر فیصلے کر سکتے ہیں۔ اس بنا پر مَیں آپ سے پُرزور درخواست کروں گا کہ دنیا کی بڑی اور چھوٹی طاقتوں کو ''تیسری عالمی جنگ'' کے شعلے بھڑکانے سے باز رکھنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں وقف کردیں۔ ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ وہم نکال دینا چاہئے کہ اگر ہم قیام امن کی کوششوں میں ناکام بھی ہو گئے تو جنگ کے شعلے صرف چند چھوٹے ملکوں تک محدود رہیں گے۔ یہ جنگ ایشیا کے غریب ممالک سے نکل کر یورپ اور امریکہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گی نیز ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی جب ایٹمی جنگ کی وجہ سے دنیا بھر میں اپاہج یا بد ہیئت بچے جنم لیں گے۔ وہ آنے والی نسلیں اس قدر شدید عالمی تباہی کا باعث بننے والے اپنے اجداد کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ یقینا آج مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی توانائیاں صَرف کرنے کی بجائے ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی چاہئے اور اس بات کے لئے کوشاں رہنا چاہئے کہ ان کے لئے روشن مستقبل کی کرنیں پھوٹیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔

آپ کا خیر خواہ

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ مسلم عالمگیر

(الفضل انٹرنیشنل ۸ تا ۱۴ جون ۲۰۱۲)

جلسہ یوم خلافت

فیض آباد کالونی: الحمدللہ بتاریخ ۲۰ جون بعد نماز عصر فیض آباد کالونی میں جلسہ یوم خلافت مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ (الطاف حسین نائک۔ مبلغ سلسلہ فیض آباد کالونی سرینگر)

کنور سٹی (کیرلہ) مورخہ ۲۷ مئی بروز اتوار بعد نماز عصر جماعت احمدیہ کنور سٹی (کیرلہ) میں جلسہ یوم خلافت مکرم کے محمد صالح صاحب مقامی امیر کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد ایک آمین کی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ جس میں عزیزم محمد امین ابن مکرم نسیم احمد صاحب کے قرآن مجید مکمل کرنے کی مناسبت سے دعا ہوئی۔ (ٹی ایم محمد۔ مبلغ سلسلہ کنور سٹی۔ کیرلہ)

یاد گیر: بتاریخ ۱۷ جون ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے محترم محمد ذکریا صاحب انوا امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب اماپوری معلم سلسلہ یادگیر نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد۔ انچارج دفتر نارتھ زون کرناٹک)

سرکل رائن هلی: رائن ہلی کے مختلف سرکلوں میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔

نندی بیو: مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نندی بیو کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی محمد عبد السعید صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ صدر جلسہ نے احباب کو نصائح کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

چکہ گنڈهلی: مکرم نعیم احمد صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد معلم صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تولی: مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت ونظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ صدر صاحب نے احباب کو نصائح کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کو گنور: مکرم صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ بعدہ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رائن هلی: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم اسمول صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ (شیخ برہان احمد سرکل انچارج رائن ہلی)

تیماپور: بتاریخ ۳۰ مئی ۲۰۱۲ بمقام مسجد حسن تیماپور مغرب وعشاء کے بعد جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمود احمد صاحب کمن گڑی صدر جماعت نے فرمائی۔

(مولوی نور الحق خان مبلغ سلسلہ تیماپور)

دھولپور (راجستھان) مکرم ٹی ناصر صاحب زونل امیر نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے گئے۔ چتورہ۔ ماڑھا۔ پسرون۔ پروندھا۔ تسیمو۔ باڑی۔ دانتلوٹھی۔ سنی طافہ۔

سرکل بھوانی (ہریانہ) بتاریخ ۲۷ مئی کو جماعت بھوانی شہر میں مکرم علی شیر صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اسی طرح جماعت باپوڑہ میں بھی جلسہ زیر صدارت مکرم شوقین خان صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔

کلنگہ: میں بھی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم رشید خان صاحب صدر جماعت نے کی۔

دنود: ۲۷ مئی کو جماعت احمدیہ دنود میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم نصیب خان صاحب معلم سلسلہ دنود نے کی۔

سیوانہ: بتاریخ ۲۷ مئی جماعت احمدیہ سیوانہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم سوگریم خان صاحب صدر جماعت نے کی۔

بٹی میل: بتاریخ ۲۷ مئی جماعت بٹی میل میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم انور بیگ صاحب صدر جماعت نے کی۔ (داؤد احمد خان سرکل انچارج بھوانی ہریانہ)

کانپور: (یوپی) بتاریخ ۲۷ مئی لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کانپور نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ اس جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ سے ہوا۔ اس جلسے کی صدارت محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نائب صدر لجنہ نے کی۔ اس جلسے میں ۲ نظمیں پڑھیں گئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (نور افشاں سیکرٹری ناصرات کانپور)

خانپور ملکی (بہار) بتاریخ ۲۸ مئی بروز سوموار دوپہر ۳ بجے زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر ذکیہ تبسم صاحبہ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ (کوثر ناہید جنرل سیکرٹری لجنہ خانپور ملکی۔ بہار)

خانپور ملکی: بتاریخ ۲۷ مئی جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔ (ڈاکٹر محمد انور حسین۔ صدر جماعت احمدیہ)

بھاگلپور: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ بھاگلپور نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جس کی صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھاگلپور نے کی۔

(محبوب حسن سرکل انچارج بھاگلپور)

برہ پورہ: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ احمدیہ مسجد برہ پورہ میں بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محمد عبد الباقی صاحب منعقد کیا گیا۔ (سید آفاق احمد۔ معلم سلسلہ برہ پورہ)

سکندر آباد: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بعد نماز فجر احمدیہ مسجد نور میں مکرم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں معززین نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے خلفائے احمدیت کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

دھرہ دون: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ ء احمدیہ مشن ہاؤس دہرہ دون میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔

(مبارک احمد ڈار سرکل انچارج دہرہ دون)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ خطبہ جمعہ۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقاریب آمین۔ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضور انور کے ساتھ نشست۔ حضور انور کی طلباء جامعہ کو اہم نصائح۔

قسط اوّل

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

22 مئی 2012ء بروز منگل

ہالینڈ سے روانگی اور فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت النور" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے جرمنی روانگی کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو نیشنل مجلس عاملہ ہالینڈ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، کارکنان جلسہ سالانہ اور سیکورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت ہالینڈ کی تین گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے ساتھ جانے والی ان گاڑیوں نے ہالینڈ اور جرمنی کے بارڈر Hunxe تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت احمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہنا تھا۔

نن سپیٹ سے Hunxe کا فاصلہ قریباً 128 کلو میٹر ہے۔ قریباً ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ Hunxe بارڈر پر پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری محمد الیاس مجوکہ صاحب، مکرم محمد یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم مظفر عمران صاحب افسر جلسہ سالانہ و صدر خدام الاحمدیہ جرمنی اور فیضان اعجاز صاحب انچارج سیکورٹی ٹیم نے اپنے خدام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سب احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ اس دوران یہاں ایک ریسٹورنٹ کے بیرونی لان میں بیٹھے ہوئے بعض جرمن مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر اور ویڈیو بناتے رہے اور ان کی نظریں حضور انور کے چہرۂ مبارک پر مرکوز تھیں۔ یہاں آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ سے یہاں بارڈر تک ساتھ آنے والے احباب مکرم امیر صاحب ہالینڈ ھبۃ النور فرحاخن صاحب، مکرم عبدالحمید فاندر فیلدن صاحب نائب امیر، مکرم زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ، شعیب اکمل صاحب، چودھری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، عطاء القیوم صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

یہاں سے قریباً گیارہ بج کر پچاس منٹ پر جرمنی کے شہر فرنکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں بارڈر سے فرنکفرٹ کا فاصلہ 272 کلو میٹر ہے۔ جرمنی کی ایک گاڑی نے قافلے کو Escort کیا اور دوسری گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔

بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود

قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "بیت السبوح" فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد نے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی، ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ، ڈاکٹر محمود احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس، ایک ہی جیسا یونیفارم پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں میں جرمنی کے قومی پرچم کے رنگوں پر مشتمل پھولوں کا ایک Crown لئے ہوئے اور اسے لہراتے ہوئے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ مرد وخواتین، جوان، بوڑھے بھی اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کی جماعتوں اور حلقوں کے علاوہ Gross-Gerau, Morfeden, Kaben, Friedberg, Rodgau, Offenbach, Rodermark, Dramstadt, Dieburg, Limburg, Russelsheim, Mainz, Wiesbaden, Florstadt اور Miltenberg کی جماعتوں سے بہت بڑی تعداد میں بیت السبوح پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویہ کھڑے اپنے ان عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

قریباً پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنی اپنی دفتری ڈاک اور رپورٹس اور معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے دفتری ملاقات کی اور اپنے مختلف امور، مسائل اور معاملات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے رہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

23 مئی 2012ء بروز بدھ

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت السبوح" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں:

Muhlheim, Delmenhorst, Russelsheim, Giessen, Mainz, Ginnheim, Friedberg, Bocholt, Frankenberg, Bad Soden, Immenhausen, Neuhof, Hofheim, Frankfurt, Mannheim, Wiesbaden, Steinbach, Marburg, Balingen, Usingen, Hannover, Regensburg, Freising, Soest, Riedstadt.

آج صبح کے سیشن میں مجموعی طور پر 30 فیملیز کے 94 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دفتری ملاقات کی اور بعض امور اور معاملات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سات بجے عام ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 136 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات کرنے والی فیملیز اور خاندان درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے:

Wiesbaden, Boblingen, Bad Soden, Limburg, Babenhausen, Trier, Giessen, Aachen, Da. Kranichstein, Goddelau, Rodgau, Frankfurt, Meschenich, Mannheim, Alzey, Bad Hersfeld, Hofheim, Karlsruhe, Herborn, Limeshain, Dusseldorf, Reutlingen

بعض فیملیز اڑھائی صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔ ہر آنے والا تسکین قلب لئے ہوئے باہر آتا اور جانتا تھا کہ اس کی زندگی کی یہ چند انتہائی مبارک ساعتیں تھیں جو اُس نے خلیفۂ وقت کے قرب میں گزاریں اور ان لمحات کی برکتیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں گی اور پھر ان کی اولادیں بھی ہمیشہ ان بابرکت گھڑیوں کو یاد رکھیں گی اور ان سے فیض پائیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 مئی 2012ء بروز جمعرات

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت السبوح" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری امور سرانجام دیئے۔ پروگرام کے مطابق چھ بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔

آج چالیس فیملیز کے 164 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

Wiesbaden, Russelsheim, Gross Gerau, Frankfurt, Dieburg, Hofheim, Dreieich, Rodgau, Friedberg, Frankenthal, Stuttgart, Bensheim, Alzey, Florstadt, Hanau, Dramstadt, Neu Isenburg, Limburg, Pforzheim, Aalen, Trier, Bruchsal, Bochum, Kassel, Babenhausen, Soest, Wabern, Bielefeld, Limeshain, Rheine

ان فیملیز میں بعض 320 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں اور پھر اتنا ہی لمبا فاصلہ طے کر کے واپس اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں قادیان (انڈیا) اور پاکستان سے آنے والی دو فیملیز بھی شامل تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

25 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت السبوح" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت السبوح کے مختلف ہالوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر ہو رہا تھا۔ بیت السبوح میں محدود جگہ کی وجہ سے لوکل امارت فرنکفرٹ کے حلقہ جات کو بیت السبوح آنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور فرنکفرٹ شہر کے اردگرد کی جماعتوں کو یہی ہدایت تھی کہ اپنی اپنی مسجد اور سینٹر میں ہی جمعہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ فرنکفرٹ شہر کے 13 حلقوں سے آنے والے دو ہزار کے لگ بھگ احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

خطبۂ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ بدر کے شمارہ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ جولائی ۲۰۱۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ (مدیر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی اور نمازوں کے بعد دونوں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی 38 فیملیز کے 124 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ درج ذیل جماعتوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں:

Dreieich, Maintaunus, Balingen, Neuwied, Marburg, Dramstadt, Reutlingen, Goddelau Hanau, Limburg, Dietzenbach, Grossgerau, Badmarienberg, Freiburg, Budingen, Karlsruhe, Rodgau, Stade, Mainz, Bonn, Hattersheim, Waiblingen, Wetzlar, Gottingen, Wiesbaden, Traunsteih, Dieburg, Morfeldon, Borken, Chemmitz.

اس کے علاوہ کویت اور آسٹریلیا سے آنے والی دو فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ درج ذیل بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزہ اریجہ خان، نعمانہ نصیر، سارہ مریم، بجیلہ احمد، عمارہ کھوکھر، دانیہ احمد، شرمین احمد، فاخرہ احمد، سویرہ کھوکھر، کاشفہ احمد، عروج تنویر، سلمیٰ احمد، طوبیٰ احسان، مدیحہ اقبال، بسالہ احمد، ملائکہ اظہر کاہلوں، عزیزہ ثمرین احمد۔

عزیزم بسالت احمد، حارث احمد، عبدالحئی، نعمان احمد، شاہ زیب خاں، امن احمد، عطاء الکریم، عدنان احمد، محمد مطہر احمد، عدیل احمد، یاسر احمد چیمہ، توحید خاں، مبروز احمد، زاہد زریاب، طاہر احمد، ثمر احمد، خاقان احمد، وقاص کھوکھر، حمزہ ملک، محمد آصف، محمد تجمل، رومیل رؤف، عزیزم حارث احمد۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 مئی 2012ء بروز ہفتہ

آج سے نماز فجر کا وقت چار بجکر چالیس منٹ کی بجائے ساڑھے چار بجے مقرر ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تبدیل شدہ وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضور انور کے ساتھ نشست

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے بتایا کہ طلباء کی کل تعداد 73 ہے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عدنان احمد نے کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد درجہ ثانیہ کے طالبعلم عزیزم ارسلان احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وآخرین منھم لما یلحقوابھم۔ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ سے تین دفعہ پوچھا گیا۔ اسی مجلس میں سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا! کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اس کو پالیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

اس کے بعد درجہ ثالثہ کے طالبعلم عزیزم احمد کمال نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے درج ذیل منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

بعدازاں عزیزم انس جاوید نے حضرت مسیح موعودؑ کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف رسالہ ''الوصیت'' میں فرماتے ہیں:۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 305 تا 307)

اس کے بعد عزیزم اظہر اقبال درجہ ممہدہ نے خلافت کی اہمیت و برکات کے عنوان پر تقریر کی اور اپنی تقریر کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل ارشاد پیش کیا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو...... کبھی ترقی نہیں کرسکتا بس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص و محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبے کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ (الفضل 3 مئی 2003ء)

اس کے بعد عزیزم نورالدین اشرف، عزیزم مرتضیٰ منان، عزیزم عقیل احمد نے درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

جرمن کی سرزمین تو کر شکر صد ہزار
ملتا خلافتوں کا تجھے بار بار پیار
آیا ہے ہم میں پھر سے ہمارا یہ شہر یار
لگ جائے اس کو عمر ہماری یہ کردگار
ہم ہیں خدائی فوج کے ادنیٰ سے شہسوار
لیکن خدا کا شیر ہمارا سپہ سالار
تجدید عہد کرتے ہیں راہ خدا میں ہم
قربان جان و مال کریں گے ہزار بار
عاشق ہیں تیرے گرد ہی کرتے ہیں ہم طواف
چلتا ہے سانس تجھ سے ہی اے خوشبوئے نگار
جرمن کی سرزمین تو کر شکر صد ہزار
ملتا خلافتوں کا تجھے بار بار پیار

آخر پر عزیزم لقمان احمد شاہد درجہ اولیٰ نے خلافت اتحاد کی ضامن کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے جامعہ کی لائبریری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جامعہ کی اپنی لائبریری نہیں ہے۔ جو یہاں بیت السبوح میں مرکزی لائبریری ہے۔ طلباء جامعہ اس سے ہی استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن اب وہاں بعض وجوہات کی وجہ سے بیٹھ کر مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن طلباء کتاب Issue کرواسکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو نیا جامعہ بن رہا ہے اس میں اپنی لائبریری بنائیں۔ وہاں کامن روم وغیرہ بھی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو روز اخبار پڑھتے ہیں۔ آجکل اخبار میں روز آتا ہے۔ یوروکرائسز (Eurocrisis) یہ کیا چیز ہے۔ ان کا Euro اب قائم رہے گا یا نہیں۔ یونان (Greece) کے مسائل کافی بڑھ رہے ہیں اور دوسرے ممالک کے بھی مسائل ہیں جس کی وجہ سے ان لوگوں کو Euro کے بارہ میں پریشانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا TV پر خبروں کی دو منٹ کی Headline ہی سن لیا کرو۔ حالات کا پتہ ہونا چاہئے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس کی خبر رہنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی جرمن چانسلر جو پچھلے دنوں فرانس جاتی رہی ہے اور وہاں سے لوگ ادھر آتے رہے ہیں۔ امریکہ میں G8 کی کانفرنسیں ہوتی رہی ہیں۔ اس بارہ میں آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ کیا ہے۔ اپنے اپنے ملک کے بارہ میں تو معلومات ہونی چاہئیں۔ تبھی تو پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ انٹگریٹ نہیں ہوتے ہمارے اندر سموئے نہیں جاتے۔ جذب نہیں ہوتے۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ وہ انٹگریٹ سے یہ بھی مراد لیتے ہیں کہ ہماری جو عورتیں ہیں پردہ وغیرہ نہ لیا کریں۔ جیسا کہ بیلجیم میں پچھلے دنوں یہ مسئلہ ہوا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو پھر انٹگریشن نہیں کہنا چاہئے۔ اس کو بے حیائی کہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ان کو Realize کرواؤ۔ ان سے پوچھو کہ تم انٹگریشن کو کس طرح Define کرتے ہو تو پھر یہ لوگ شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ مان بھی جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بیان کرنا نہیں آتا۔ ان سے ملتے نہیں ہیں۔ میل جول نہیں ہے۔ ہم علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ Isolate ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ ان لوگوں کی طرف سے یہ بھی اعتراض ہوتا ہے کہ جو باہر سے آئے ہیں وہ زبان نہیں سیکھتے۔ اس وجہ سے اور ملک کے حالات کا ان کو علم نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ملک کے حالات کا علم ہونا چاہئے۔ زبان سیکھنی چاہئے۔ جو اچھی چیزیں ہیں وہ اپناؤ۔ ہر قوم کی اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ بری بھی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے یہاں پہلے بھی برلن کا جو میئر ہے یا گورنر ہے اسے بتایا تھا۔ اس کو میں نے کہا کہ ہمیں تو یہ تعلیم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر جو اچھی چیز ہے وہ مومن کی گمی ہوئی میراث ہے تو اس کو حاصل کرنا چاہئے تو ہم تو اس اصول پہ چلتے ہیں۔ تو اس پر اس نے کہا کہ اگر یہ اصول تم لوگوں کے ہیں تو پھر تم لوگ بہت جلدی دنیا پر قبضہ کرلوگے۔ تو انٹگریشن یہ ہے۔ باقی بے حیائی تو ان کو کوئی نہیں کہ ننگے ہو جاؤ۔ ان کو بتاؤ کہ کوئی ضابطہ اخلاق بھی ہوتا ہے۔ حجاب اتارنے سے یا مختلف لباس پہننے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اصل انٹگریشن یہ ہے کہ ملک کی بھلائی کے لئے، خیر خواہی کے لئے تم لوگوں کے پاس کیا منصوبہ ہے، تم ملک کو کیا دیتے ہو، جب ان کو سمجھایا جائے تو ان کو سمجھ آجاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کم از کم میرے سے جس نے بھی بات کی ہے تو میرے سمجھانے پر وہ سمجھ گئے ہیں۔ چاہے وہ تکلفاً خاموش ہو گئے ہیں۔ لیکن بعض تکلفاً خاموش ہونے والے نہیں ہوتے۔ خاموش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بات ٹھیک ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو اپنے ماحول میں، اپنے دوستوں کو بتانا

چاہئے۔ ان سے بات کرنی چاہئے یہ نہیں کہ آپ جامعہ میں آ گئے ہیں تو دوسروں سے بالکل ہی علیحدہ ہو جاؤ۔ جو سکول کے سٹوڈنٹس ہیں، پرانے واقف ہیں، اپنے ماحول میں پھر ہمسائے ہیں۔ ان سے رابطہ رکھو اور یہ رابطہ جب بڑھتا رہے گا تو ایک وقت میں آ کے اسی سے پھر نیک فطرت نکل آئیں گے۔ جرمنی میں رہنے والے جرمنی میں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ساتھی طلباء اور دوستوں سے رابطہ رکھیں اور تعلق رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا رابطہ اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی کرسمس کے موقعہ پر ان کو خطوط لکھ دیئے۔ اپنی عید کے موقع پر خط لکھ دیا اور ان کو بتایا کہ ہماری عید ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ نئے سال کی مبارکباد دے دی، تو اسی طرح تعلقات بڑھتے ہیں۔ تم لوگ علیحدہ ہوجاتے ہو تو پھر اسی پر ان کو اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ دیکھو یہ ہمارے ساتھ انٹگریٹ نہیں ہوتے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ بریمن سے ہوں اور وہاں سکول سے Abitur کیا ہوا ہے اور میرا وہاں اپنے سکول کے دوستوں کے ساتھ رابطہ ہے۔ جب رخصتوں میں جانے کا موقع ملتا ہے تو ان سے بات چیت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے پرانے دوستوں سے رابطہ توڑنا نہیں چاہئے۔ تمہارے پاس جو اچھی چیز ہے وہ تم کم از کم ان کو بتاؤ۔ اگر تمہاری دوستی ہے تو دوست کے لئے تمہیں وہ چیز پسند کرنی چاہئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہو بلکہ ہر ایک کے لئے کرنی چاہئے تو اسی طرح رابطے بڑھیں گے اور تم لوگوں کو عادت پڑے گی۔

ایک بلغارین طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا مضمون مشکل ہے جس پر موصوف نے بتایا کہ انگریزی مشکل ہے۔ حضور انور نے فرمایا تمہیں بلغارین تو آتی ہے تو بس پھر ٹھیک ہے۔ موصوف نے یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم بھی مشکل لگتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ خواہ مشکل ہو یا آسان ہو یہ تو پڑھنا ہی ہے۔ جو بلغارین ترجمہ ہے وہ پڑھا کرو اور اس پر غور کیا کرو۔

قرآن کریم کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا آجکل یہاں آپ کی بڑی Controversy چل رہی ہے۔ قرآن کریم کے ایک لفظ پر کافر اور منکر کے ترجمہ میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف پہلوؤں سے جرمن ترجمہ کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں انتظامیہ کو ہدایات دیں۔

نیز حضور انور نے طلباء جامعہ کے حوالہ سے فرمایا کہ اگلے پانچ سال میں ان میں سے کچھ اگر زبان دان بہتر ہو گئے یا موجودہ لڑکے جو یوکے جامعہ سے نکل رہے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو عربی صحیح طرح آجائے اور وہ اس میں عبور حاصل کرلیں تو اس کے بعد پھر دوبارہ کسی وقت یہ ترجمہ Revise ہو یا بہتر طور پر اس کا مشورہ دیا جاسکے۔ بہرحال عربی زبان کے مقابلہ میں کوئی بھی زبان نہیں ہے جو متبادل پیش کرسکے۔ پوری طرح اس کا حق ادا کرسکے۔ جب حق ادا نہیں ہوسکتا تو پھر جو قریب ترین ہے اس کے وہیں آپ کو رہنا ہے۔ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں سب طلباء نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اساتذہ کرام نے علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اساتذہ سے باری باری ان کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا جو وہ جامعہ میں پڑھا رہے ہیں اور بعض انتظامی ہدایات فرمائیں۔

تقریب آمین

بعدازاں ایک بجکر پچاس منٹ پر تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں درج ذیل 41 بچیوں اور بچوں نے قرآن کریم سنانے کی سعادت پائی۔ بچیوں میں عزیزہ طالبہ منصور تاثیر، عائزہ ناصر احمد، صبغہ سلیم، کاشفہ احمد، سمرن کاہلوں، طوبیٰ شاہد، ماہم اعجاز، عیشہ رشید ڈوگر، انشاء محمود، صالحہ بھٹی، اریشہ احمد، مدیحہ خان، بسمہ جاوید، لائبہ مقیت، سحرش آفتاب، ہانیہ خان، ہالہ ناصر، وجیہہ ناصر اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

جبکہ بچوں میں عزیزم حاشر احمد، یاسر احمد، حسیب احمد ظہیر، فارس شاہ، رائے سروش، جابر احمد، مشہود احمد، معاذ یاسر ریاض، عاطف اقبال، وجیہ اللہ خالد، خاور احمد، طالوت احمد، نعمان ارشد، انتصار احمد، رائے عدنان احمد، ہود احمد بلوچ، دانیال افضال احمد، فارس احمد، مراد احمد ناگی، حمزہ ہارون احمد ناگی، جلید احمد گیسلر، کرشن اعجاز، فہد احمد ڈوگر نے شمولیت کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب بچیوں اور بچوں سے باری باری قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بعدازاں دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فرینکفرٹ لوکل امارت کی جماعتوں کے علاوہ درج ذیل 32 جماعتوں سے آنے والی 39 فیملیز کے 141 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Wurzburg، Goppingen، Luneberg، Badkreuznach، Dresden، Munchen، Zittau، Bremen، Plauen، Trier، Giessen، Waldshut، Heidelberg، Pforzheim، کاسل، ویزبادن، Viersen، Dusseldorf، Seligenstadt، Bensheim، Goddelau، Mulheim، Dietzenbach، Chemnitz، Gummersbach، آفن باخ، Florsheim، Mosbach، Badsoden، Bocholt، Wabern، Hofheim

ان جماعتوں سے آنے والی سبھی فیملیز اور خاندانوں نے جہاں ملاقات کی سعادت پائی وہاں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا اور شارجہ سے آنے والی دو فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض خوش نصیب لوگوں نے حضور انور سے رومال کے حصول کی سعادت پائی اور نو بیاہتا جوڑوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی جس میں درج ذیل 42 بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم سنانے کی سعادت پائی۔

عزیزم شارم احمد افضل، فاران رزاق، سروش دانیال ناز، لبید احمد باجوہ، عبداللہ الرحمان، حارث قیوم، سلمان احمد، کامران احمد، حارث ایقان احمد، احتشام چوہدری عبدالمنعم محمود، ثاقب محمود، ارسلان احمد باجوہ، غیور احمد بھٹی، فراز احمد فاتح، طلحہ احمد ورک، رمیز احمد، جاذب منصور احمد، فرحان احمد بھٹی، قندیل احمد خالد، دانیال انجم، دانیال اختر، سدید احمد، مونس غفار، محمد احسن اکرم، فاتح احمد عزیز، مبارز احمد۔

بچیوں میں عزیزہ لورت مومنین، منیبہ شاہین رانا، ارفع وسیم، ہالہ وحید، فاتحہ صالحہ شیخ، ماہ زیب نواز، عافیہ مقبول رائے، نیحا خواجہ، عدیلہ سبین محمود، باسمہ محمود، عائشہ کنول نواز، صبیحہ خان، ردا اسلام۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب بچوں اور بچیوں سے ازراہ شفقت قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13 جولائی 2012 صفحہ 13)

میدان حشر کے تصور میں

نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت کا باب" جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یوں ہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے
سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے "لاجواب" جانے دے
مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے
تجھے قسم ترے "ستار" نام کی پیارے
برائے حشر سوال و جواب جانے دے
بلا قریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے
رفیق جاں مرے یار وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

(درِّ عدن)

ضروری اعلان

احباب جماعت جو اپنا کوئی مضمون رنظم بدر میں شائع کرنے کیلئے بھجوائیں وہ اپنی جماعت کے صدر رامیر کی سفارش کے ساتھ ہی آئندہ بھجوایا کریں اور جماعت کا رکن ہونے کی صورت میں اپنے دفتر کے افسر کی سفارش کے ساتھ بھجوایا کریں۔ (ایڈیٹر بدر)

نماز جنازہ حاضر و غائب

بتاریخ یکم مارچ ۲۰۱۲ بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔قبل از نماز ظہر

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ ثریا شیخ صاحبہ(اہلیہ مکرم شیخ علیم الدین صاحب۔لندن)

۲۴ فروری کو ہارٹ اٹیک سے ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔آپ مکرم حاجی ماسٹر تاج دین صاحب آف شملہ ٹیلرنگ کراچی کی بیٹی اور مکرم محمد سلیم صاحب صدر جماعت لمنگٹن سپا کی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:۱۔مکرمہ نیلم سلطانہ صاحبہ(اہلیہ مکرم عبدالباسط صاحب ایڈووکیٹ۔کشمیر)

۱۴ر فروری کو فرانس میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔نیک، خدمت گزار اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔خلافت سے انتہائی عقیدت ومحبت کا تعلق تھا۔واقفین زندگی کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتیں۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور غریب پرور خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کشمیر کے ابتدائی احمدی اور امیر جماعت مکرم حاجی امیر عالم صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب (مبلغ سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ نائجیریا) کی والدہ تھیں۔

۲۔مکرمہ شگفتہ ظفر صاحبہ(اہلیہ مکرم میاں ظفر احمد صاحب مرحوم۔فیصل آباد) ۱۹ر جنوری ۲۰۱۲ءکو ۵۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے حلقہ گلبرگ فیصل آباد کی صدر لجنہ کے علاوہ سیکرٹری ضیافت وسیکرٹری نمائش کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب شہید کی بہن تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳۔مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ(اہلیہ مکرم شیخ محمد عبدالسلام صاحب مرحوم۔آف حیدرآباد دکن) ۲۲ فروری کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کے شوہر کی جوانی میں ہی آنکھوں کی بینائی چلی گئی تھی۔آپ نے خود سلائی وغیرہ کا کام کرکے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان کی اچھی تربیت کی۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور سب کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد مبشر احمد صاحب تیاپوری کی بہن تھیں۔

۴۔مکرم بشیر احمد صاحب (خادم مسجد دارالصدر شمالی۔ربوہ) ۱۹ر فروری ۲۰۱۲ کو وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔دارالصدر شمالی کے حلقہ ہدیٰ کی مسجد کے خادم تھے۔آپ کی یہ خوبی تھی کہ پورے محلہ کا چکر لگا کر سست لوگوں کو نماز پر آنے کی تحریک کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

۵۔مکرم شمس الرحمن صاحب (آف بنگلہ دیش) گزشتہ دنں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے اپنی مجلس میں زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

۶۔مکرمہ زہرہ خاتون صاحبہ(اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب۔جماعت تھہڑ بالی ضلع خوشاب) گزشتہ دنوں ۷۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابروشاکر اور خلافت سے بہت محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ایم ٹی اے بہت شوق سے دیکھتی تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

۷۔مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ(آف ربوہ) ۲۱ فروری ۲۰۱۲ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت چوہدری مہر فیروز دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔بہت دُعاگو اور صدقہ وخیرات کرنے والی خاتون تھیں۔میاں کی وفات کے بعد بیوگی کا لمبا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا اور باوجود کم تعلیم ہونے کے نہ صرف اپنے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا بلکہ انہیں تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ کیا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۸۔مکرم حکیم میاں ریاض احمد صاحب (ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب۔دودہ ضلع سرگودھا) ۱۴ر فروری ۲۰۱۲ کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے ۳۰ سال تک اپنی جماعت میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، نیک اور مشفق انسان تھے۔تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔آپ کو فرقان فورس میں بھی خدمت کا موقع ملا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 31/مارچ 2012ء بروز ہفتہ بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر **مکرمہ الماس نور باجوہ صاحبہ(اہلیہ مکرم احسان احمد صاحب باجوہ مرحوم۔واقف زندگی۔آلڈرشار)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ کو 14/مارچ کو سٹروک ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکیں اور 26/مارچ 2012ءکو مختصر علالت کے بعد 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ بہت نیک، ہر کسی کا خیال رکھنے والی، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (1) مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب (آف ربوہ) 4/مارچ 2012ءکو وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ تعمیرات کے شعبے سے منسلک تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو تین مواقع پر بعض جماعتی عمارات کی تعمیر کے لئے آپ کو خود ہدایات عطا فرمائیں۔نماز، روزہ کے پابند، دیانت دار، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ نہایت شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم شفیق الرحمان صاحب۔مربی سلسلہ آجکل نیوزی لینڈ میں خدمت بجالا رہے ہیں

(2) مکرم ملک محمود احمد خان صاحب (آف کراچی) گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت حاجی نصیر الحق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ نے احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ہدایت پر قصر خلافت ربوہ اور ملحقہ دفاتر کی تعمیر کی نگرانی کا موقعہ ملا۔علاوہ ازیں وقف جدید کے دفاتر اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔خلافت سے بے انتہا پیار تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لئے آیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ملک نسیم احمد صاحب (آف سویڈن) کے والد تھے۔

(3) مکرم قریشی محمود احمد صاحب (آف لاہور) 23/ فروری 2012ءکو وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے سترہ سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔فرقان فورس میں خدمت بجالاتے رہے اور حکومت سے ستارہ جرأت کا اعزاز حاصل کیا۔آپ نے قائد مجلس، سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔وفات کے وقت نائب امیر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔بہت ہمدرد، غریب پرور، مہمان نواز، منکسر المزاج اور بہت سی خوبیوں کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(4) مکرم چوہدری انور علی صاحب راجپوت (آف کیلگری۔کینیڈا) 13/مارچ 2012ءکو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ سرکاری ملازمت میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمت میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔لاہور کے مختلف حلقہ جات میں بطور صدر، سیکرٹری مال، زعیم انصاراللہ اور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔بہت نیک، غریب پرور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب (ابن مکرم مولوی نذر محمد خان صاحب۔دارالنصر غربی اقبال ربوہ) آپ ایک ماہ کی علالت کے بعد 9/مارچ 2012ءکو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔آپ لمبا عرصہ تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہے اور سینکڑوں طلباء وطالبات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا۔ضرورت مند اور مستحق طلباء کو بغیر فیس کے سالہا سال تک پڑھاتے رہے اور فیس اور کتب کا بوجھ خود برداشت کرکے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔آپ کے تیار کردہ آسان اور سلیس نوٹس طلباء میں بہت مقبول تھے۔مرحوم موصی تھی۔آپ نے دو شادیاں کیں۔پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم عبدالخالق جاوید گل صاحب (آف سکرنڈ۔نواب شاہ۔سندھ) 19/مارچ 2012ءکو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ کو حج اور عمرہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ صدیقہ ساجد صاحبہ(اہلیہ مکرم ڈاکٹر حسین محمد ساجد صاحب مرحوم۔اٹلانٹا، امریکہ) 13/مارچ 2012ء کو وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر۔صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی ہمشیرہ تھیں۔آپ نے تبلیغ اور تصنیف کے شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والی اور خلافت کی فدائی خاتون تھیں۔آپ فعّال داعیہ الی اللہ بھی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (آف خانیوال) 25/اکتوبر 2010ءکو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مہر محمد اعظم سرگانہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔آپ نے خانیوال میں مقامی اور ضلعی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد، نرم دل، خدمت گزار، صابروشاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا اور خلفائے سلسلہ کی طرف سے کی جانے والی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(9) مکرمہ فضیلت پروین صاحبہ(اہلیہ مکرم بشارت وحید صاحب آف ربوہ) 13/فروری 2012ءکو وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔بہت نیک، خدمت گزار، صابروشاکر، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(10) مکرم اعجاز احمد گھمن صاحب (ابن مکرم کرنل نظام دین صاحب مرحوم۔ورجینیا امریکہ)

11/مارچ 2012ءکو وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے ورجینیا جماعت میں نائب صدر اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔اپنے حلقہ میں نماز جمعہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔صوم وصلوۃ کے پابند، نیک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم عبدالجبار رمضان صاحب (ابن مکرم عبدالوھاب صاحب۔آف سرینام) 18/فروری 2012ءکو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔پہلے آپ کا تعلق لاہوری جماعت سے تھا۔پھر 1983ء میں خود بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ہالینڈ میں سیکرٹری مال اور سرینام میں صدر انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔نماز، روزہ کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم قدرت اللہ صاحب رنگساز (ابن مکرم بارک احمد صاحب۔آف فیکٹری ایریا۔ربوہ) 28/اکتوبر 2011ءکو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ پیشے کے لحاظ سے پینٹر تھے اور ربوہ کے تمام دفاتر سے رنگ کے ٹھیکے لیا کرتے تھے۔بہت نیک، صوم وصلوۃ کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے کی نصیحت فرماتے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

اعلان برائے تبدیلی جماعتی رسید بک

جملہ صدران امراء وزونل امراء جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر آئندہ سے جماعتی چندہ جات کی وصولی کے لئے درجہ ذیل طریق کے مطابق رسید بک تیار کی گئی ہیں۔ جو کہ حسب ضرورت جماعتوں کو مہیا کی جائیں گی۔ اس لئے آپ سب کو ہدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ جاری رسید بک 30 ستمبر 2012 تک قابل استعمال رہے گی اس کے بعد موجودہ رسید بک کالعدم ہو جائیگی۔ اور یکم اکتوبر 2012 سے نئی رسید بک پر ہی چندہ جات کی وصولی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے آپ حسب ارشاد حضور انور اپنی جماعت کے متعلقہ سیکرٹریان کو ہدایت کر دیں کہ یکم اکتوبر 2012 سے درجہ ذیل تفصیل کے مطابق ہی چندہ جات کی وصولی کی جائے۔

1- لازمی چندہ جات کے لئے رسید بک صدر انجمن احمدیہ برائے نظارت بیت المال آمد جس کا رنگ سفید رنگ ہے۔ -2 رسید بک صدر انجمن احمدیہ برائے چندہ تحریک جدید- سبز رنگ -3 رسید بک صدر انجمن احمدیہ برائے چندہ وقف جدید- آسمانی رنگ۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق رسید بکیں تیار ہیں۔ سیکرٹریان اپنے متعلقہ دفتر سے رابطہ کر کے رسید بک حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس کے منشاء مبارک کے مطابق خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

تحقیق کے بعد نام کی درستی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ قیام سیالکوٹ میں جس پادری کے حضور سے روابط کا ذکر ملتا ہے اس کا نام ''بٹلر'' نہیں بلکہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس کا نام ''ٹیلر'' تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں جہاں جماعتی لٹریچر میں اس پادری کا ذکر ملتا ہے اس کو ٹیلر پڑھا جائے اور مطبوعہ لٹریچر کے حاشیہ میں اس کی درستی بھی کر دی جائے۔

(ناظر اشاعت ربوہ۔ پاکستان) بحوالہ روزنامہ الفضل ۴ اگست ۲۰۱۲ صفحہ ۸)

لجنہ اماء اللہ اٹارسی کا سالانہ لوکل اجتماع

مورخہ ۸ جولائی تا ۱۰ جولائی ۲۰۱۲ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اٹارسی کو اپنا سالانہ لوکل اجتماع منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اٹارسی کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔ مورخہ ۱۰ جولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹارسی مکرم مولوی حمد احمد صاحب تشریف لائے اور پردہ کے نظام کے ساتھ تمام لجنہ و ناصرات سے خطاب کیا۔ آخر میں تقسیم انعامات، دُعا و **کلو اجمیعًا** کے ساتھ یہ روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین و منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (شاہدہ جبیں جنرل سیکرٹری اٹارسی (ایم پی)

زیر تعمیر جامع مسجد یاری پورہ میں باجماعت پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیر تعمیر جامع مسجد یاری پورہ میں پنج وقتہ باجماعت نمازوں، نوافل اور درس کا اہتمام جاری ہے۔ جمعۃ المبارک کو حضور انور کا ۲۲ جون کا خطبہ پڑھا گیا۔ تعمیر مسجد میں بزرگان، مستورات و احباب جماعت کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات کی درخواست دُعا ہے۔

(عبد الحمید ٹاک۔ امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر)

بقیہ: کیا غیر مسلموں کو سلام کہنا جائز ہے از صفحہ ۷

محبت اور پیار اور سلامتی کا تعلق ہو جاتا ہے اور یہی سلامتی کا تعلق ہے جو پھر یہ نیک پیغام دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ اور یہی سلامتی کا تعلق ہے جو پھر دوسروں کو آپ کے گرد لے کر آتا ہے۔ اور پھر یہی سلامتی کا پیغام ہے جس سے تبلیغ کے میدان کھلتے ہیں اور یہی سلامتی کا پیغام ہے جس سے لوگوں کو آپ کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور صحیح دین پہچان کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ سلامتی کا پیغام جب اختیار کریں گے اور پھیلائیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے صحیح پرتو بن سکیں گے''۔ (خطبہ جمعہ ۱۱ مئی ۲۰۰۷ء بحوالہ اخبار بدر ۱۹ جولائی ۲۰۰۷)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پاؤ۔

پس سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور یہ محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے''۔

(خطبہ جمعہ ۲۵ مئی ۲۰۰۷ بحوالہ اخبار بدر ۲ اگست ۲۰۰۷ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	لقاءمع العرب	**10.25**
	یسرنا القرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقھی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمة القرآن کلاس	8:30
ھفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	**مجلس عرفان (انگریزی)**	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	یسرنا القرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	**وقف نو کلاس**	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاءمع العرب	10:25 AM
	یسرنا القرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاءمع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقھی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقھی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمة القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 6 Sep 2012 Issue No : 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور ایمان و اخلاص کے واقعات

یہ واقعات ان خاندانوں کے لئے جن کے یہ بزرگ تھے بھی اہم اور قابل تقلید نمونہ ہیں بلکہ ہر آنے والے احمدی کیلئے بھی نمونہ ہیں۔

مکرم محمد ہاشم سعید صاحب کی وفات اور آپ کی خوبیوں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 راگست 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے واقعات پیش کروں گا۔ خاص طور پر نو مبائعین کی طرف سے اس بات کا بہت مطالبہ اور اظہار ہوتا ہے کہ ہمیں صحابہؓ کی بیعت کے واقعات سنائے جائیں۔ جہاں پر بیعت کے واقعہ کے ساتھ صحابہ کے ایمان و اخلاص کا پتہ چلتا ہے وہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ مجلس کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔ کسی بھی موضوع کے تحت کوئی بھی واقعہ ہو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے نمونے کا علم ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے صحابہ اس زمانہ میں نمونہ ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو آخرین منھم کے مصداق ہیں۔ پس یہ واقعات ان خاندانوں کے لئے جن کے یہ بزرگ تھے بھی اہم ہیں اور قابل تقلید نمونہ ہیں بلکہ ہر آنے والے احمدی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے بیعت کے مختلف واقعات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نظام الدین صاحب کی روایت ہے کہ ہم اہل حدیث اپنے آپ کو متقی اور ہر ایک بدعت سے پرہیز کرنے والا جانتے تھے۔ ایک بار مارچ ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ ہم انجمن حمایت اسلام کا جلسہ دیکھنے لاہور جا رہے تھے۔ ہم جلسہ گاہ میں داخل ہو رہے تھے کہ باہر ایک مولوی کھڑا پرچے بانٹ رہا تھا اور قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر قسم کھا رہا تھا کہ مرزا جھوٹا ہے اور کوڑھی ہے (نعوذ باللہ) اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم اس بات کو سن کر حیران ہوئے کہ کس طرح ایک شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیان جانے کا ارادہ کیا تا کہ اصل حقیقت جان سکوں۔ پہلے تو میرے ساتھیوں نے انکار کیا۔ پھر میرے زور دینے پر راضی ہو گئے۔ ہم تینوں لاہور سے بٹالہ کے راستے قادیان پہنچے۔ شام مغرب کی نماز سے پہلے ہم قادیان پہنچے۔ جہاں حضور اقدسؑ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے ہم وہاں قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ تا کہ آپ کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔ یہ مسجد مسجد مبارک تھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھی۔ اس لئے حضور کو اچھی طرح دیکھا جا سکتا تھا۔ چند منٹ کے بعد مغرب کی اذان ہوئی اور تھوڑی دیر بعد حضرت اقدسؑ تشریف لائے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کرائی۔ اس دوران میں نے حضرت اقدسؑ کا سر سے لیکر پیر تک جائزہ لیا اور میرے دل میں حضور کی خوبصورتی گھر کر گئی میں حیران و پریشان تھا کہ ہمارے مولوی قرآن مجید کو ہاتھ میں لیکر خدا کی قسم کھا رہے تھے کہ نعوذ باللہ مرزا کوڑھی ہو گیا ہے اور یہاں میں حضور کو تندرست و توانا اور خوبصورتی کا مجسمہ دیکھ رہا تھا۔ نماز کے بعد حضور شاہ نشین پر بیٹھ گئے اور میں نے بغور اور اچھی طرح مشاہدہ کیا۔ اس کے بعد اگلے دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ملاقات ہوئی اور آپ سے گفتگو کے دوران ہمارے سارے شبہات دور ہو گئے اس دن ظہر کے وقت ہم تینوں نے بیعت کر لی۔

حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ کی روایت ہے کہ ۱۸۹۱ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھواں میں ہوئی۔ یہاں میں نے حضور اقدسؑ کا دعویٰ مسیح موعودؑ سنا۔ میرے دل میں حضور کے بارہ میں کوئی بُرا خیال نہ تھا۔ میں نے کتاب ازالہ اوہام پڑھنی شروع کی اور پڑھنے سے قبل یہ دعا کی کہ اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی حقیقت خدا مجھ پر کھول دے۔ چنانچہ میں پہلی بار جب قادیان آیا تو حضور کا چہرہ دیکھ کر میرے دل نے گواہی دی کہ یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور میں نے آپ کی بیعت کر لی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی سید محمود عالم صاحبؓ کی قادیان آمد اور بیعت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ محمود عالم صاحب بیان کرتے ہیں۔ جب مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی خبر ملی تو آپ کی بیعت اور ملاقات کا جذبہ غالب آ گیا۔ میں نے اپنے بڑے بھائی سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا قادیان میں کوئی خزانہ نہیں ہے۔ اگر وہاں جانا چاہتے ہو تو میٹرک کا امتحان پاس کر کے جانا۔ کسی نے جانے کے بارے میں میری مدد نہ کی۔ بیماری کی وجہ سے میرا جسم کمزور تھا۔ مجھ میں ایک میل چلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت میں پٹنہ میں تھا اور سفر کا ارادہ شروع کیا۔ لوگوں نے سفر سے قبل والدہ سے ملاقات کا مشورہ دیا مگر میں نے ارادہ ملتوی کر دیا کہ عین ممکن ہے کہ والدہ کی آہ و فغان سفر سے باز رکھ دے۔ چلنے سے قبل حضرت مسیح موعودؑ اور اپنے بھائی صاحب کو خط لکھ دیا اور جلدی جلدی سفر کیلئے روانگی اختیار کی۔ ریل کا نقشہ لے لیا اور روزانہ تیس تیس میل سفر کیا۔ پاؤں کے دونوں تلوے زخمی ہو گئے اور چھالے پڑ گئے۔ رات شدید درد ہوتی۔ صبح پھر درد کے ساتھ چلنا شروع کر دیتا۔ پاؤں جوتی پہننے کے قابل نہ تھے چھالوں سے بھر چکے تھے۔ بڑے ڈراونے راستوں سے گزرا۔ راستے میں علی گڑھ شہر سے گزرا مگر مجھے کچھ خبر نہ تھی۔ دہلی سے گزرا لیکن توجہ اپنے مقصد کی طرف رہی۔ زخمی پیروں کے ساتھ قادیان پہنچا۔ لنگر خانے میں چند منٹ بعد سید حامد علی صاحب نے دودھ کا پیالہ دیا۔ الحمد للہ قادیان میں پہلی غذا دودھ ملی۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کی اور آپ کی بیعت کی۔ یہی ایک جنون تھا جس کی وجہ سے آج میں صحابیوں کے زمرے میں آ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے زخموں کا علاج کیا اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ مئی ۱۹۰۸ میں جب حضرت مسیح موعودؑ لاہور تشریف لے گئے اور بعد میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کو وہاں بلایا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ جب حضرت اقدسؑ کی وفات ہوئی تو میں وہیں پر موجود تھا۔ پھر جنازہ کے ساتھ واپس قادیان آیا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ یہ تھے چند بزرگوں کے واقعات جو پیش کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے۔ اور ہمیں بھی اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کرنے والا بنائے اور تمام عالم اسلام کو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور نے مکرم محمد ہاشم سعید صاحب کی وفات کا ذکر فرمایا اور آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے جماعت کی احسن رنگ میں خدمات بجا لائیں۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے انتظامی امور میں بڑا درک رکھتے تھے۔ انتہائی منکسر المزاج، شفیق، دھیمی آواز میں بات کرنے والے تھے۔ خلافت کے شیدائی اور نافع الناس وجود تھے۔ خلافت کے ان مددگاروں میں سے تھے جو واقعۃ سلطان نصیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تقویٰ شعار کام کرنے والے وجود خلافت کو ہمیشہ عطا کرتا چلا جائے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

منظوری سالانہ ذیلی اجتماعات بھارت 2012

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2012 کی مندرجہ ذیل منظوری فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 13-14-15 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی